عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۲۷ | ۲ تا ۸/ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷/ نومبر ۲۰۰۸ء | شمارہ: ۴۱


## قادیانیت کیا ہے؟

# حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ حج!

## مُعجزاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

## مُسلمان حکمرانوں کا تابناک ماضی


Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

## پسند کی شادی اور والدین کی ناراضی

محمد ازہر، کراچی

س:...... الحمدللہ! ہمارے پانچ بیٹے ہیں، جن میں سے دو بڑے بیٹوں کی شادیاں ہوچکی ہیں دیگر تین میں درمیانی بیٹا عمر تقریباً ۲۴ سال، اعلیٰ تعلیم یافتہ، تجربہ کار، کمپیوٹر سوفٹ ویئر کے ادارے میں مناسب تنخواہ پر ملازم ہے، اسلام آباد میں مقیم ہے، ادارہ کا ہیڈ کوارٹر نیویارک میں ہے، ہمارا یہ بیٹا اپنی پسند کی لڑکی سے شادی میں جذباتی حد تک ہے، اس سے قبل بھی وہ ایسا کرتا رہا لیکن ہماری باتوں اور عدم اطمینان پر ان کو ترک کرتا رہا لیکن موجودہ معاملہ انتہائی کیفیت میں ہے، پہلے کی طرح موجودہ لڑکی کے والدین، رشتہ دار وغیرہ بھرپور کوشش میں ہیں (اس میں کوئی حرج بھی نہیں کہ وہ ایک اچھے رشتہ کے حصول کے لئے بھرپور کوشش کریں) مگر یہاں معاملہ اس حد تک ہے کہ ہمیں قطعی نظر انداز کرکے ہم سے قطع تعلق بھی گوارا ہے، ہم نے بارہا استخارہ کیا، نوافل، صلوٰۃ الحاجات ادا کیں۔ اللہ رب العزت سے دعاؤں میں مصروف ہیں، معاملہ اللہ کے سپرد کیا ہوا ہے مگر ایمانی کمزوری و ناتوانی کے سبب دن رات بے چین، غم کی شدت میں ماں رو رو کر ہلکان، مگر بیٹا بضد اور نکاح و رخصتی پر بہرصورت آمادہ، بلاشبہ اس نے اپنے بھائیوں اور بھابھیوں کی رضا مندی، خوشی و آمادگی کی مسلسل کوشش کی مگر یہ کوشش قائل کرکے منوانے کی حد تک ہی معلوم ہوتی رہیں، کیونکہ بھائیوں اور دونوں بھابھیوں کا موقف ہے کہ ماں باپ کی رضا مندی کو قطعی حیثیت ہے ان کے خلاف تمہارا ساتھ نہیں دیا جاسکتا ہم تا حال مطمئن نہیں، اس رشتہ کے لئے تیار نہیں ہیں، اس معاملہ نے ڈیڑھ سال (تقریباً) کا عرصہ تو لے لیا ہے، ہمارے قلوب آمادہ نہیں، لڑکی کے رشتہ دار اور لڑکی، ہمارے بیٹے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ہمارا بیٹا پوری طرح مائل لڑکی بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے غالباً انجینئر وغیرہ ہے۔ درج بالا صورت حال کی روشنی میں چند جواب طلب سوالات:

(۱) معاملہ درج بالا کیفیت میں ہی ہو تو ہمیں اور ہمارے بیٹے کو کیا کرنا چاہئے؟

(۲) ہمارے بیٹے نے خفیہ نکاح کرلیا ہو تو اس کے انکشاف پر ہم سب کا رویہ کیا ہو؟

(۳) عقد لڑکی کے فرضی ولی کی سرپرستی میں ہوا ہو تو ہمیں اور ہمارے بیٹے کو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

(۴) ہمارا بیٹا خفیہ عقد کے بعد کچھ عرصہ گزار کر رخصتی بھی کرلے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

(۵) سب کچھ جانتے بوجھتے سمجھتے بہرصورت ہر قیمت پر محض انا، ضد، چاہت، پسند اور محبت کی آڑ میں ہمارے بیٹے کا اس طرح عقد کرکے بیوی، اپنا لینا اس کی دنیا، قبر و آخرت اور دین کے لئے کیسا رہے گا جبکہ راقم الحروف نہایت دکھی ہے، مضطرب ہے اور ماں مسلسل رہ رہ کر روتی ہے دن راتوں کی یہی کیفیت ہے اور اس کے چاروں بھائی اور بھابھیاں بھی مغموم ہیں؟ اور ہم سب کو اس کے لئے کیا کرنا چاہئے؟

ج: بلاشبہ کسی بیٹے کا اپنی پسند اور خواہش نفس

**مولانا سعید احمد جلال پوری**

کی تکمیل کے لئے اپنے گھرانے اور بوڑھے ماں باپ کو ناراض نہیں کرنا چاہئے، اگر اس نے ایسا کرلیا تو نہ صرف اس بات کا اندیشہ ہے کہ اس کی دنیا کا سکون غارت ہوجائے گا بلکہ اس کی آخرت کی مسئولیت کا شدید اندیشہ ہے، لیکن بایں ہمہ آپ حضرات نے اس رشتہ کی ناپسندیدگی کی وجہ نہیں لکھی، لہٰذا اگر اس رشتہ میں کوئی شرعی عذر نہیں کہ لڑکی مسلمان اور شریف النسب ہے تو بیٹے کی خاطر کڑوا گھونٹ پی لیں۔ تاہم آپ کے سوالوں کے جوابات نمبروار درج ہیں:

۱: بیٹے کو اپنی راحت کا خیال رکھنا چاہئے اور آپ اس کی راہ چھوڑ دیں اگر وہ باز نہ آئے تو۔

۲: صبر و تحمل کریں اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں، خود اس سے کنارہ کش ہوجائیں۔

۳: دو گواہوں کی موجودگی میں اگر لڑکا لڑکی ایک مجلس میں ایجاب و قبول کریں تو نکاح ہوجاتا ہے چاہے نکاح نامہ میں فرضی وکیل ہی کیوں نہ ہو۔

۴: نمبر۲ میں لکھ چکا ہوں۔

۵: اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو سمجھ عطا فرمائے انہیں آج شاید والدین کی رضا مندی اور ناراضی کی قدر و قیمت اور وبال کا اندازہ نہیں، کل جب اس کا احساس ہوگا تو شاید اس کے پاس تلافی کی کوئی شکل نہیں ہوگی۔

۶: تعویذ کے لئے کسی عامل سے رجوع کریں۔

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۷ ۲۸ تا ۴ ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ مطابق یکم تا ۷ نومبر ۲۰۰۸ء شمارہ:۴۱

## اس شمارے میں!

| | | |
|---|---|---|
| قادیانیت، استعمار کے مفادات کی محافظ | ۵ | مولانا سعید احمد جلال پوری |
| تعمیر بیت اللہ اور حضرت ابراہیم کا اعلان حج | ۷ | مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی |
| یہ کس مدرسے کے طالب ہیں؟ | ۱۲ | مولانا محمد ازہر |
| مسلمان حکمرانوں کا تابناک ماضی | ۱۳ | مولانا محمد عابد |
| قادیانی نظریات... ملا علی قاری کی عدالت میں | ۱۷ | مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ |
| قادیانیت کیا ہے؟ | ۲۰ | مولانا محمد عبداللہ |
| معجزات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۲۳ | محمد افتخار الدین |
| خبروں پر ایک نظر | ۲۵ | ادارہ |

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک- ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

# دنیا سے بے رغبتی

## نیک اعمال میں جلدی کرنا چاہئے

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال جلدی سے کرلو، تمہیں کس چیز کا انتظار ہے سوائے ایسے فقر کے جو آدمی کو اپنے آپ سے بھلادے، یا ایسی مال داری کا جو آدمی کو سرکش بنادے، یا ایسی بیماری کا جو جسم کو ناکارہ کردے، یا ایسے بڑھاپے کا جو آدمی کو سٹھیادے، یا موت کا جو یہاں سے کوچ کرادے، یا دجال کا، پس دجال ایک غائب شر ہے جس کا انتظار ہے، یا قیامت کا، پس قیامت بہت ہی ہولناک اور تلخ حقیقت ہے۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۴)

اس ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے عمر، صحت اور فراغت کی نعمت سے نوازا ہو، اسے زندگی کے ہر لمحے کو غنیمت سمجھ کر نیک اعمال اور آخرت کی تیاری میں خرچ کرنا چاہئے، خدا جانے کل کیا مانع پیش آجائے اور آدمی آخرت کے لئے نیک اعمال کا خاطر خواہ ذخیرہ جمع نہ کرسکے۔

نفس و شیطان آدمی کو پٹی پڑھاتے ہیں کہ میاں! ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے؟ چار دن خوب عیش کرلو اور پھر توبہ کرلینا اور نیک عمل بھی کرلینا، ابھی کیا جلدی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس شیطانی و نفسانی وسوسے کا جواب ارشاد فرمارہے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہو وہ آج ہی نیک اعمال میں سبقت کرے، خدا جانے کل کیا ہو؟ ہوسکتا ہے کہ خدانخواستہ کل آدمی ایسا فقیر ہوجائے کہ پیٹ کی فکر میں اسے اپنے آپ کا ہوش نہ رہے، یا ایسا مالدار ہوجائے اور نو دولتی کے نشے میں ایسا مست ہو کہ خدا سے سرکش ہوجائے اور نیک اعمال کی توفیق سلب ہوجائے، یا کسی بیماری یا حادثے کا شکار ہوکر اُٹھنے بیٹھنے سے ہی لاچار ہوجائے، اور اگر فرض کروان میں سے کوئی حادثہ بھی پیش نہیں آتا تو جوانی کے بعد بڑھاپے کی آفت سامنے ہے، جس میں آدمی کے اعضا جواب دے دیتے ہیں اور جسم کی قوتیں ساتھ چھوڑ دیتی ہیں، اور پھر موت ہر شخص کے سامنے کھڑی ہے، وہ جب آئے گی تو یہاں سے کوچ کرتے ہی بنے گی، اور اگر کسی کو شیطان کی طرح قیامت تک کی زندگی بھی فرض کرلی جائے تو دجال کے فتنے کا سامنا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کے خاص مقبول بندے ہی محفوظ رہیں گے، اور پھر اس کے بعد قیامت کا سامنا ہے جس سے بڑھ کر کوئی آفت اور تلخ حادثہ نہیں۔ جس شخص کے سامنے اتنی آفات منہ کھولے کھڑی ہوں وہ اگر اپنا وقت لیت ولعل اور آج کل میں ضائع کردے، اس سے بڑا احمق کون ہوگا...؟

## موت کو یاد رکھنا

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: لذتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔" (ترمذی ج:۲ ص:۵۴)

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

دُنیا کی ساری لذتیں اور ساری خوشیاں اس ناپائیدار زندگی تک محدود ہیں، جب رُوح و بدن کا رشتہ ٹوٹ جائے گا تو یہ عیش و عشرت اور مسرت و شادمانی کے سارے اسباب دھرے رہ جائیں گے، انسان کی غفلت اور جھوٹی لذتوں پر قناعت کا سبب یہی ہے کہ موت کا بھیانک چہرہ اس کی نظر سے اوجھل ہے، اگر غفلت کا غبار چھٹ جائے، موت اور موت کے بعد کا منظر اس کے سامنے رہے تو اسے دُنیا کی کسی چیز سے دل بستگی نہ رہے، مرتے ہی یہ ساری چیزیں اس سے چھن جائیں گی اور وہ بیک بینی و دو گوش خالی ہاتھ گھر سے نکال دیا جائے گا۔ جس چہیتی بیوی کے لئے اپنے دین کو بگاڑا تھا، جس پیاری اولاد کے لئے اپنی آخرت برباد کی تھی، جن عزیز و اقارب کی خاطر اپنی عاقبت سے بے پروا تھا، ان میں سے کوئی بھی تو ساتھ نہیں دے گا، نہ کوٹھی بنگلہ اور مال و دولت ساتھ جائے گی، قبر کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں اس کو تن تنہا جانا ہوگا، چند دن بعد اس کا جسم، جس کے بنانے سنوارنے پر گھنٹے لگاتا تھا، گل سڑ جائے گا اور کیڑوں کی خوراک بنے گا، یہ ہے موت کا ظاہری نقشہ۔

باقی رہیں اس کی رُوحانی سختیاں، جان کنی کا عذاب، فرشتوں کا سامنا، قبر کے عذاب کی کیفیت، اس کا اندازہ تو چشم تصور سے بھی نہیں کیا جاسکتا۔

موت کو یاد رکھنا بہت ضروری بھی ہے اور بڑی عبادت بھی، یہ مرضِ غفلت کا تریاق بھی ہے اور دُنیوی پریشانیوں سے نجات کا علاج بھی، یہ آدمی کے لئے تازیانۂ عبرت بھی ہے اور کلیدِ سعادت بھی۔ اس شخص سے بڑا بدنصیب کون ہوگا جو اپنی موت کو بھول جائے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح بصیرت عطا کریں۔

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

# قادیانیت

## استعمار کے مفادات کی محافظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

ہمارے اکابر اور اسلاف روزِ اوّل سے یہی کہتے آئے ہیں کہ قادیانی ٹولہ کوئی مذہبی جماعت نہیں بلکہ استعمار کی پیداوار اور اس کے مفادات کی محافظ ایک سیاسی تنظیم ہے، یہ اسلام کا نام لے کر اسلام اور مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے کے پروگرام پر عمل پیرا ہے، وہ ہندوستان میں سرکار برطانیہ کے اقتدار کے بقا کے لئے اپنا تن، من، دھن قربان کرنے کو اپنی سعادت اور اعزاز سمجھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے انگریز اور ہندوستان پر قابض استعمار سے وفاداری اور استخلاص وطن کی تحریک کے علمبردار حریت پسندوں کے خلاف اتنا کچھ لکھا کہ اس سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں۔

یہ اسی کا بدلہ اور ثمرہ ہے کہ ہندوپاک سے انگریزوں کے جانے کے اکسٹھ سال بعد بھی قادیانی ٹولہ استعمار کی آنکھ کا تارا ہے، آج بھی دنیا کے کسی کونے میں کسی قادیانی کو کانٹا چبھے تو استعمار اور اسلام دشمن قوتیں بے قرار ہو جاتی ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہندوستان سے انگریزی اقتدار کے خاتمہ کے بعد اب قادیانی گروہ کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے، کیونکہ ہندوپاک اور اسی طرح وہ دوسرے ممالک، جہاں مغربی اقوام کا براہ راست عمل دخل نہیں رہا، وہاں پر ان کی نمائندگی کا اعزاز صرف اور صرف قادیانی گروہ کو حاصل ہے، کیونکہ ان ممالک کے اندرونی حالات کی اطلاع اور وہاں کی جاسوسی قادیانیوں سے زیادہ بہتر کوئی انجام نہیں دے سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ قادیانیوں کا مغربی اقوام اور استعمار سے براہ راست تعلق ہے، دوسری جانب امریکا اور برطانیہ بھی ان کے مفادات کی پوری پوری حفاظت وصیانت کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ورنہ آخر کیا وجہ ہے کہ ایک طرف تو امریکا اور اس کے حلیف عراق، افغانستان اور پاکستان کے شمالی علاقہ جات پر براہ راست بمباری کر کے

ہزاروں اور لاکھوں بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں اور اس بربریت و درندگی پر انہیں نہ صرف یہ کہ کوئی افسوس وندامت نہیں بلکہ اس کو اپنا حق سمجھتے ہیں، لیکن دوسری طرف ایک قادیانی ڈاکٹر، جو اپنے ذاتی اور خاندانی دشمنوں کے ہاتھوں ہلاک ہوتا ہے۔ امریکی سفیر باوجود سو خطرات کے، میر پور خاص کا دور دراز سفر کرکے اس کے گھر جاکر اس کی تعزیت اور دلی ہمدردی بلکہ اس کے قاتلوں کی گرفتاری کی یقین دہانی کراتی ہے۔ لیجئے امریکی اور مغربی مفادات کی محافظ جماعت کے ایک گمنام ڈاکٹر کی ہلاکت پر امریکی قونصل جنرل کی ہمدردی اور بے چینی ملاحظہ فرمائیے:

”میر پور خاص (بیورو رپورٹ) امریکی قونصل جنرل کی قادیانی ڈاکٹر کی بیوی سے تعزیت، قونصل جنرل کی میر پور خاص آمد کے موقع پر سخت حفاظتی انتظامات، گزشتہ چند روز سے امریکن قونصل کے سینئر افسران کی میر پور خاص میں سرگرمیاں جاری ہیں۔ امریکن قونصل جنرل میڈم کے لنسکی نے منگل کے روز میر پور خاص کا دورہ کیا اور تقریباً ڈیڑھ ماہ قبل نامعلوم افراد کی فائرنگ سے ہلاک ہونے والے قادیانی ڈاکٹر منان کی رہائش گاہ سیٹلائٹ ٹاؤن جاکر اس کی بیوی سے تعزیت کی اور اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ قونصل جنرل کی آمد کے موقع پر میر پور خاص میں سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے اور چاندنی چوک سے جرواری شاخ چوک تک شاہراہ کو مکمل طور پر سیل کردیا گیا تھا اور سخت نگرانی کی گئی۔ ذرائع کے مطابق پچھلے چند روز سے امریکن قونصلیٹ کراچی کے ذمہ دار میر پور خاص نظر آرہے تھے اور امریکن قونصل جنرل ایسٹ کراچی کے ایڈوانس ایجنٹ عنصر محمود نے بھی میر پور خاص کا دورہ کیا جو امریکا کی اہم شخصیات کی سیکورٹی پر مامور ہے۔ ذرائع کے مطابق امریکن قونصل جنرل نے قادیانی ڈاکٹر کی بیوی کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا اور کہا کہ قاتلوں کی گرفتاری کے لئے ہر ممکن کوششیں کی جائیں گی۔“

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۲/اکتوبر ۲۰۰۸ء)

اگر امریکا، برطانیہ اور دوسری اسلام دشمن قوتیں قادیانیوں کی سرپرستی کریں یا ان کے مفادات کے تحفظ کی خاطر مضطرب ہوں تو بات سمجھ میں آتی ہے، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور ظاہر ہے کہ خود کاشتہ پودے کی حفاظت وصیانت اور دیکھ بھال کی جاتی ہے اور اس کو اکھاڑنے یا اس کو نقصان پہنچانے والوں کے خلاف فطری طور پر ایک ردعمل ہوتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کے خلاف غیظ وغضب کے جذبات ابھرتے ہیں۔

افسوس تو ان نام نہاد مسلمانوں کے طرز عمل پر ہے، جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور آقائے دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا ایمانی اور نسبی رشتہ بھی جوڑتے ہیں، مگر پھر بھی وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کا نہ صرف ساتھ دیتے ہیں بلکہ ان کا وکیل صفائی بن کر اپنا وزن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کے پلڑے میں ڈالتے ہیں۔

کیا کہا جائے کہ یہ لوگ مسلمان ہیں؟ یا ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ونبوت پر ایمان ہے؟ یا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرنی چاہئے اور اس سے فوراً توبہ اور رجوع کرنا چاہئے اور اگر خدانخواستہ جواب نفی میں ہے تو امت مسلمہ کو ایسے بدنہادوں سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے اور ان کو مسلمانوں کی صفوں میں گھس کر مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے باغی بنانے کی گھناؤنی سازشوں کا ادراک کرنا چاہئے، اس لئے کہ اس بات کا شدید اندیشہ ہے کہ چند روزہ زندگی کے دنیاوی مفادات کی خاطر کہیں ان کی متاع ایمان ہی ضائع نہ ہوجائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مولانا مفتی شبیر احمد قاسمی

# بیت اللہ کی تعمیر اور
# حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ حج

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلان

جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ سے گزارش کی کہ اے بارگاہِ الٰہی! کعبۃ اللہ کی تعمیر کا تیرا حکم تھا' اب میں تعمیر کے کام سے فارغ ہو چکا ہوں' تو اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ تم لوگوں کے درمیان حج بیت اللہ کا اعلان کرو' اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے گزارش فرمائی کہ: اے اللہ! یہاں آس پاس میں دور دور تک بھی انسانوں کی آبادی نہیں ہے' یہاں سے سینکڑوں میل دور انسان رہتے ہیں' میری آواز وہاں تک کیسے پہنچے گی؟ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ اے ابراہیم! تمہیں اس بات کی فکر نہیں ہونی چاہئے کہ تمہاری آواز تمام انسانوں تک کیسے پہنچے گی' بس تمہارا کام اعلان کرنا ہے اور تمام انسانوں تک آواز کا پہنچانا' ہمارا کام ہے' جب اللہ کی طرف سے یہ منادی آئی تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطمینان ہوا اور صفا پہاڑی سے متصل ایک طویل وعریض اونچا پہاڑ ہے' جس کو ''جبل ابوقبیس'' کہتے ہیں' اس کی چوٹی پر پہنچ کر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنے دونوں کانوں میں انگلی ڈال کر خدائے وحدہ لاشریک لہ کے حکم کی تعمیل میں زور زور سے اس قسم کے الفاظ سے اعلان فرمایا:

''اے انسانو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر حج بیت اللہ کو فرض کردیا ہے' لہٰذا تم اپنے رب کی دعوت کو قبول کرو۔''

اور بعض روایات میں مقام ابراہیم علیہ السلام پر کھڑے ہوکر اعلان کرنے کا ذکر آیا ہے' اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جبل ابوقبیس اور مقام ابراہیم علیہ السلام پر کئی جگہ کھڑے ہوکر کئی مرتبہ اعلان فرمایا تھا' جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم خدا کی تعمیل میں اس طرح کے الفاظ سے اعلان فرمایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز تمام نسل انسانی کو پہنچ گئی' مردوں کی پشت در پشت سے جو انسان پیدا ہونے والے ہیں اور عورتوں کے رحموں میں جو انسان پرورش پانے والے ہیں' ان سب کے کانوں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز گونجنے لگی۔

سنن کبریٰ کی روایت میں اس بات کا ذکر ہے کہ آسمانوں میں جتنی مخلوق ہے' اسی طرح زمینوں میں جتنی مخلوق ہے چاہے انسان ہو یا جنات ہو' یا فرشتے ہوں غرض کہ جو بھی مخلوق ہوں ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پہنچ گئی' اس وقت جس' جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا اس کو حج بیت اللہ نصیب ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر سب سے پہلے یمن والوں نے لبیک کہا' اس کے بعد دنیا کے ہر طرف کے لوگوں کی طرف سے لبیک کا جواب آیا۔

(تفسیر روح المعانی سورۂ حج' سنن کبریٰ)

بعض روایات میں اس بات کا بھی ذکر ملتا ہے کہ حج صرف اس شخص کو نصیب ہوتا ہے کہ جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا ہے اور جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک نہیں کہا: اسے حج نصیب نہیں ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر' جس نے جتنی مرتبہ لبیک کہا ہے' اس کو اتنی ہی مرتبہ حج نصیب ہوگا' اگر کسی نے دس مرتبہ لبیک کہا ہے تو اسے دس مرتبہ اور جس نے پچاس مرتبہ کہا ہے' اسے پچاس مرتبہ حج نصیب ہوگا۔

## شجر وحجر اور پہاڑوں نے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا

بعض روایات میں اس بات کی وضاحت آتی ہے کہ روئے زمین کی ہر شے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر ان الفاظ سے جواب دیا: ''لبیک اللھم لبیک'' حتیٰ کہ ہر پتھر' درخت' پہاڑ اور ٹیلہ سے بھی لبیک کی صدائیں آئیں۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کی تعمیر مکمل فرمائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر اس بات کی وحی نازل فرمائی کہ لوگوں کے درمیان حج بیت اللہ کا اعلان فرمادیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان الفاظ کے ساتھ اعلان فرمایا کہ: ''لوگو! بے شک تمہارے رب نے ایک گھر بنایا اور تم کو اس بات کا حکم کیا کہ اس کا حج کرو'' تو ہر پتھر یا درخت یا پہاڑ'

ٹیلہ اور مٹی کے تودے اور ہر شے جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز سنی اس نے ان الفاظ سے جواب دیا: "لبیک اللھم لبیک" "اے اللہ! میں بار بار تیرے دربار میں حاضر ہوتا ہوں' تیرے دربار میں۔" (شعب الایمان)

ایک اور حدیث شریف سنن الکبریٰ بیہقی میں ان الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ مزید وضاحت سے مروی ہے:

"حضرت ابن عباس ؓ سے اس آیت کریمہ: "واذن فی الناس بالحج" کے بارے میں مروی ہے کہ فرشتوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس بات کا حکم فرمایا کہ لوگوں میں حج بیت اللہ کا اعلان کردیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان الفاظ سے اعلان فرمایا کہ اے انسانو! بے شک تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے اور تم کو اس بات کا حکم فرمایا ہے کہ تم اس کا قصد کر کے حج کیا کرو' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کا ہر اس مخلوق نے جواب دیا' جس نے یہ اعلان سنا حتی کہ پتھروں اور درختوں اور پہاڑوں و ٹیلوں اور مٹی کے تودوں اور ہر شے نے ان الفاظ سے جواب دیا: "لبیک اللھم لبیک۔"

ایک حدیث شریف مستدرک حاکم اور سنن کبریٰ میں اس سے بھی وضاحت کے ساتھ مروی ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوق نے سنی ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کے ذریعہ جواب دینے کا حکم ہوا تھا' اس لئے حج و عمرہ کا احرام باندھتے وقت تلبیہ پڑھنے کو شرط کے درجہ میں قرار دیا گیا' چنانچہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کہ جو جہاں سے احرام باندھے گا' اس پر وہیں سے تلبیہ پڑھنے کا حکم ہے اور حج کا احرام باندھنے والوں پر جمرہ عقبہ کی رمی میں پہلی کنکری کی رمی تک لبیک' لبیک پکارنے کا حکم ہے۔ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

"حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبۃ اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوگئے تو اللہ سے فرمایا کہ اے میرے رب! میں بناء کعبہ سے فارغ ہوگیا ہوں تو اللہ نے فرمایا کہ لوگوں میں حج بیت اللہ کا اعلان کردو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! میری آواز لوگوں تک کیسے پہنچے گی؟ تو اللہ نے فرمایا: آپ اعلان کردیں' اور پہنچانا میرا کام ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں کس طرح کے الفاظ سے اعلان کروں؟ تو اللہ نے فرمایا کہ ان الفاظ میں کہ: "اے لوگو! تمہارے اوپر مقدس بیت اللہ کا حج لازم کردیا گیا ہے" تو اس آواز کو ہر اس مخلوق نے سنا جو آسمانوں اور زمینوں کے درمیان میں رہتی ہیں' کیا نہیں دیکھتے ہو' اس بات کو کہ بے شک لوگ روئے زمین کے ہر اطراف سے لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔" (سنن الکبریٰ مستدرک' ابن ابی شیبہ)

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر سب سے پہلے لبیک کس نے کہا

صاحب تفسیر روح المعانی اور تفسیر ابن کثیر نے ابن جریر طبری ؒ اور ابن ابی حاتم ؒ کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی لمبی روایت نقل فرمائی' روایت کا حاصل یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا تو آپ نے جبل ابوقبیس کی چوٹی پر چڑھ کر دونوں کانوں میں انگلی ڈال کر آواز دی کہ اے انسانو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر حج بیت اللہ کو فرض کردیا ہے تو جو انسان مردوں کی پشت میں تھے اور جو انسان عورتوں کے رحموں میں تھے' انہوں نے بھی لبیک لبیک کی صداؤں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کا جواب دیا اور سب سے پہلے یمن والوں نے جواب دیا اس کے بعد دنیا کے دوسرے خطوں کے لوگوں کی طرف سے جواب آیا اور جس دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمایا تھا' اس دن سے لے کر قیامت تک صرف وہ انسان حج کرسکے گا' جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہا ہے۔

حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

"حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھ کر دونوں کانوں میں انگلی ڈال کر پکارنے لگے کہ اے انسانو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج بیت اللہ کو فرض کردیا ہے' لہٰذا تم اپنے رب کی دعوت کو قبول کرو تو کثیر تعداد کے ایسے لوگوں نے لبیک کے ساتھ جواب دیا ہے جو مردوں کی پشت در پشت میں موجود تھے اور عورتوں کے رحموں میں موجود تھے' اور سب سے پہلے یمن والوں نے جواب دیا تھا' لہٰذا اس دن سے قیامت تک کوئی حج کر کے حاجی نہیں بن سکے گا مگر وہی شخص جس نے اس دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر لبیک سے جواب دیا ہے۔"

(سورۂ حج تفسیر روح المعانی وابن کثیر)

## حرم مقدس کی حاضری بھی صرف لبیک کہنے والے کو نصیب

کعبۃ اللہ اور حرم مقدس کی حاضری صرف اسی کو نصیب ہوگی جس نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا ہو اور جس نے جتنی مرتبہ لبیک کہا ہو اس کو اتنی مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوگی‘ امام مجاہد بن جبر ؒ سے اس مضمون پر ایک حدیث شریف مرسلاً مروی ہے‘ ملاحظہ فرمایئے:

”حضرت امام مجاہد سے مرسلاً منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کعبہ سے فراغت کر چکے تو لوگوں میں اعلان کا حکم ہوا تو مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر اس طرح اعلان فرمایا کہ: اے اللہ کے بندو! اللہ کی دعوت کو قبول کرو تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز پر اللہ کو ان الفاظ سے جواب دیا: ”لبیک اللہم لبیک“ اے اللہ! میں حاضر ہوتا ہوں‘ تیرے دربار میں حاضر ہوتا“ لہٰذا جس نے حج کیا ہو وہ وہی شخص ہوگا‘ جس نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کا جواب دیا ہے۔“

## کعبۃ اللہ اور مسجد اقصیٰ کے درمیان کتنے زمانہ کا فاصلہ

بخاری شریف میں حضرت ابوذر غفاری ؓ سے ایک حدیث شریف دو مقامات میں مذکور ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ دنیا میں سب سے پہلی مسجد اور سب سے پہلی عبادت گاہ کون سی ہے؟ تو آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ دنیا میں عبادت کے لئے جو سب سے پہلے گھر بنایا گیا ہے وہ مسجد حرام ہے‘ اس کے بعد دوسرے نمبر پر مسجد اقصیٰ کی بنیاد رکھی گئی‘ یہ دونوں عبادت گاہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت قبولیت کا شرف رکھتی ہیں اور مسجد حرام کی تعمیر کے چالیس سال کے بعد مسجد اقصیٰ کی تعمیر کی گئی ہے‘ اس لئے دنیا میں سب سے پہلی عبادت گاہ مسجد حرام ہے‘ یہ دونوں مساجد حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھوں سے تعمیر ہوئی ہیں‘ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

”حضرت ابوذر غفاری ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ دنیا میں سب سے پہلی کون سی مسجد تیار ہوئی؟ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد حرام سب سے پہلی مسجد ہے‘ پھر میں نے سوال کیا کہ اس کے بعد کون سی مسجد؟ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ‘ پھر میں نے سوال کیا کہ دونوں کے درمیان کتنی مدت کا فاصلہ ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ چالیس سال کا فاصلہ ہے‘ پھر جہاں بھی نماز کا وقت تمہیں مل جائے تو وہیں نماز پڑھ لو اور پوری روئے زمین تمہارے لئے مسجد اور سجدہ گاہ ہے۔“ (بخاری شریف)

## کعبۃ اللہ کے اوپر بیت المعمور

بیت المعمور ساتویں آسمان میں فرشتوں کی عبادت کا گھر ہے جیسا کہ دنیا میں ایمان والے انسانوں کی عبادت کے لئے کعبۃ اللہ قبلہ ہے اور موقع ملے تو کعبۃ اللہ کے اندر بھی نماز پڑھ سکتے ہیں‘ ایسا ہی ساتویں آسمان میں فرشتوں کا قبلہ بیت المعمور ہے اور روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے عبادت کرتے ہیں اور فرشتوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ جن کا نمبر اس میں داخل ہونے کا ایک بار آچکا ہو تو دوبارہ ان کی باری آنے سے پہلے پہلے قیامت قائم ہوجائے گی اور بیت المعمور ساتویں آسمان میں کعبۃ اللہ کے بالکل اوپر اس طرح واقع ہے کہ اگر وہاں سے کوئی چیز گرادی جائے تو کعبۃ اللہ کی چھت پر آکر گرے گی اور اوپر کی طرف سے عرش الٰہی کے نیچے ہے اور آسمانوں میں بیت المعمور کی حرمت اور عظمت کا وہی حال ہے جو دنیا میں کعبۃ اللہ کا ہے‘ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں میں بیت المعمور کو اور زمین میں بیت اللہ شریف کو وہ اعزاز اور عظمت عطا فرمائی جو آسمان وزمین کی کسی بھی عمارت کو حاصل نہیں‘ بلکہ دنیا کی شہرت یافتہ سوسو منزلہ عمارتوں کو بھی حاصل نہیں۔

آج بیت اللہ شریف کی زیارت اور اس کے طواف کے لئے دنیا کا ہر ایمان والا انسان ترس رہا ہے‘ جس کو نصیب ہوگئی وہ بڑا خوش نصیب سمجھا جاتا ہے‘ اللہ پاک ہم سب کو بار بار نصیب فرمائے‘ حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

”حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بیت المعمور ساتویں آسمان میں ہے‘ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوکر اللہ کی عبادت کرتے ہیں جو ایک بار داخل ہوگئے ان کو دوبارہ داخل ہونے کی نوبت نہ آسکے گی حتیٰ کہ قیامت قائم ہوجائے گی۔“

(شعب الایمان)

ایک اور حدیث شریف حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اس سے واضح الفاظ میں مروی ہے‘ ملاحظہ فرمایئے:

”ارشاد گرامی ہے کہ بیت المعمور آسمانوں میں ایک گھر ہے جو کعبۃ اللہ کے بالکل محاذ اور برابر میں ہے‘ حتیٰ کہ اگر وہ گرے گا تو کعبۃ اللہ پر ہی آکر گرے گا روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور حرم مکی ایسا حرم ہے کہ اس کے اوپر سیدھا عرش الٰہی ہے۔“ (شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی ایک اور روایت دوسرے الفاظ سے بھی مروی ہے' اس میں بیت المعمور کا دوسرا نام الضراح بتایا گیا ہے' ملاحظہ فرمایئے:

"حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ بیشک آسمان میں ایک گھر ہے جس کو ضراح کہا جاتا ہے اور وہ کعبۃ اللہ کے اوپر بالکل اس کے ماخذ پر واقع ہے اور آسمانوں میں اس کی عظمت و حرمت ایسی ہے' جیسی زمین میں اس بیت اللہ شریف کی ہے' ہررات اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوکر نماز پڑھتے ہیں جو ستر ہزار ایک رات میں داخل ہوئے وہ اس رات کے بعد کبھی بھی دوبارہ داخل نہیں ہوسکیں گے۔" (شعب الایمان)

## ملائکہ کا حج

حدیث پاک میں آیا ہے کہ دنیا میں انسانوں کو بسائے جانے سے دو ہزار سال پہلے سے ملائکہ اور فرشتے جو اللہ تعالیٰ کی پاک باز مخلوق ہیں' بیت اللہ شریف کا حج فرمایا کرتے تھے' اس سے معلوم ہوا کہ کعبۃ اللہ کو اللہ رب العالمین نے انسانوں سے پہلے فرشتوں کا قبلہ بنایا تھا اور جب بعد میں انسانوں کو زمین میں بسایا تو فرشتوں کے لئے بیت المعمور کو مستقل قبلہ قرار دیا اور انسانوں کے لئے بیت اللہ شریف کو قبلہ قرار دیا' چنانچہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہرزمانہ میں کسی نہ کسی قوم نے بیت اللہ کا حج کیا ہے' جس کی تفصیل آئندہ آرہی ہے' فرشتوں کے حج کی حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

"حضرت محمد بن کعب قرظی ؒ وغیرہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے ملائکہ سے ملاقات حاصل ہوئی تو ملائکہ نے فرمایا کہ: اے آدم! تمہارا حج' حج مبرور اور حج مقبول ہو' تم سے دو ہزار سال پہلے سے ہم حج کرتے آئے ہیں۔" (سنن کبریٰ بیہقی)

## سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا حج

اس وقت بیت اللہ شریف جو ہم دیکھ رہے ہیں' یہ اس نشان کے دائرہ میں قائم ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بتلایا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتوں کے زمانہ میں اس کی علامت اور نشانی بہت مختصر اور معمولی سی تھی اور بیہقی شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بیت اللہ شریف کی جگہ کی علامت زمین سے صرف ایک بالشت سے کچھ زائد اونچی تھی پھر اللہ کے حکم سے اس پر تعمیر کا سلسلہ جاری ہوا' بہرحال حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے ملائکہ بیت اللہ کا حج فرمایا کرتے تھے پھر جب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام بھی اللہ کے حکم سے بار بار حج فرمانے لگے' ایک مرتبہ ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہیں؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ بیت اللہ شریف کا حج کرکے آرہا ہوں تو ملائکہ نے فرمایا کہ آپ سے پہلے فرشتوں نے بیت اللہ شریف کا بار بار حج کیا ہے' حدیث شریف ملاحظہ فرمایئے:

**اے ابراہیمؑ! بس تمہارا کام اعلان کرنا ہے اور تمام انسانوں تک آواز کا پہنچانا' ہمارا کام ہے'**

"حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بیت اللہ کی جگہ ایک نشان کی شکل میں ایک زمین سے ایک بالشت یا اس سے کچھ زائد اونچی تھی، حضرت آدم علیہ السلام حج کرکے آنے لگے تو ملائکہ نے پوچھا: اے آدم کہاں سے آرہے ہو؟ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ بیت اللہ کا حج کرکے آرہا ہوں تو ملائکہ نے فرمایا کہ آپ سے پہلے ملائکہ اس کا حج کرتے تھے۔" (سنن کبریٰ بیہقی)

امام ابن خزیمہ ؒ نے اپنی کتاب صحیح ابن خزیمہ میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی ایک روایت نقل فرمائی' جس کو ابن خزیمہ کے حوالہ سے امام منذری ؒ نے الترغیب والترہیب میں بھی نقل فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے ایک ہزار مرتبہ پیدل سفر کرکے بیت اللہ شریف کی حاضری کا شرف حاصل فرمایا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

اور امام منذری ؒ نے امام ابو القاسم اصبہانی ؒ سے حضرت انس ؓ کی ایک لمبی روایت نقل فرمائی' جس میں اس بات کو خوب واضح کرکے بیان فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے جب سفر فرمایا' تو راستوں میں جن جن مقامات میں قیام فرمایا' کھانے پینے کا اتفاق ہوا' ان تمام مقامات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی آبادیاں بسادی ہیں' عربی عبارت لمبی ہونے کی وجہ سے نقل نہیں کی جارہی ہے۔ (الترغیب والترہیب)

## حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حج

امام ابوبکر بیہقی ؒ نے حضرت عروۃ بن زبیر ؓ سے ایک حدیث شریف مرسلاً نقل فرمائی ہے'

اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت ھود علیہ السلام کے علاوہ باقی ہر نبی نے بیت اللہ شریف کا حج فرمایا ہے اور سیدنا حضرت نوح علیہ السلام نے بھی بیت اللہ شریف کا حج فرمایا' جب طوفان نوح کے موقع پر عالمگیر سیلاب آیا تو بیت اللہ شریف کی جگہ پر نشان بھی باقی نہ رہا اور معمولی سا ایک سرخ ٹیلہ اور تودہ کی شکل میں دکھائی دے رہا تھا' جس میں بیت اللہ شریف کے آثار کا پتا بھی نہیں تھا پھر جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کعبۃ اللہ کی علامت اور نشان بتلا دیا اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خالق کائنات رب کریم کی طرف سے بتلائے ہوئے نشانات کے مطابق کعبۃ اللہ سے فراغت حاصل فرمائی تو خود حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حج فرمایا اور اللہ کے حکم سے انسانوں میں حج کا اعلان فرمایا پھر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بعد آنے والے ہر نبی نے بیت اللہ کا حج فرمایا روایت ملاحظہ فرمائیے:

"حضرت عروۃ بن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے ہر نبی نے بیت اللہ شریف کا حج فرمایا ہے' صرف حضرت ھود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام نے حج نہیں فرمایا تھا اور بیشک حضرت سیدنا نوح علیہ السلام نے بھی حج فرمایا' پھر جب طوفان نوح کے موقع میں پوری روئے زمین سیلاب میں غرق ہوگئی تھی تو بیت اللہ شریف بھی سیلاب کی زد میں غرق ہوگیا تھا اور بیت اللہ ایک سرخ تودہ اور ٹیلہ کی شکل میں رہ گیا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ھود علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو وہ اپنی قوم کے معاملہ میں ایسا مشغول ہوگئے کہ وفات تک حج کا موقع نہ مل سکا اور اللہ نے اپنے پاس بلا لیا جب اللہ رب العالمین نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی علامت اور نشانات بتلا دیئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر فرما کر اس کا حج فرمایا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے حج فرمایا۔" (سنن کبریٰ بیہقی' شعب الایمان)

## سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حج

حضرت امام ابو بیہقی ؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی ایک روایت موقوفاً نقل فرمائی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے پچاس ہزار افراد کو ساتھ لے کر بیت اللہ شریف کا حج فرمایا ہے' حضرت امام شافعی ؒ نے فرمایا کہ امم سابقہ کے کوئی بھی نبی اور رسول کعبۃ اللہ کی زیارت کے لئے بلا احرام تشریف نہیں لے گئے' اور حضرت سید الکونین علیہ السلام بھی فتح مکۃ المکرمہ کے موقع کے علاوہ جب بھی مکہ معظمہ میں داخل ہوئے تو احرام کے ساتھ ہی داخل ہوئے ہیں اور امام بیہقی ؒ نے شعب الایمان میں حضرت عروہ بن زبیر ؒ کی ایک روایت مرسلاً نقل فرمائی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب کعبۃ اللہ کے نشان اور علامت بتلا دی اور اس کی تعمیر فرمائی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حج فرمایا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے کعبۃ اللہ کا حج فرمایا ہے' روایت ملاحظہ فرمائیے:

"حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پچاس ہزار بنی اسرائیل کے ساتھ حج فرمایا ہے اور حضرت موسیٰ کے بدن پر اس وقت قطوانیہ دو عباء تھے اور ان الفاظ سے تلبیہ پڑھ رہے تھے: "میں تیرے دربار میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں تیری بندگی کے لئے غلام بن کر حاضر ہوں' میں تیرے پاس ہوں' تیرے پاس حاضر ہوں' اے تکلیف دور کرنے والے" راوی فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی ؒ فرمایا کرتے تھے کہ: "جتنے انبیاء اور امم سابقہ کے بارے میں معلوم ہوا ہے' ان میں سے ہر ایک نے احرام باندھ کر ہی حاضری دی ہے اور رسول اکرم ﷺ بھی فتح مکہ مکرمہ کے موقع کے علاوہ ہر بار احرام باندھ کر تشریف لے گئے ہیں۔" (سنن کبریٰ للبیہقی)

☆☆.........☆☆

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
ستارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

مولانا محمد ازہر

# یہ کس مدرسہ کے طالب ہیں؟

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اپنی تقریروں میں اکثر یہ رباعی پڑھا کرتے تھے:

تمہیں خبر نہ ہو شاید کہ دین حق کا چراغ
ہوائے تند کے با وصف جلتا رہتا ہے
وزارتوں کے مقدر پہ ناچنے والو!
وزارتوں کا مقدر بدلتا رہتا ہے

جس دین کی حفاظت کا وعدہ خود خالق کائنات نے کیا ہو، ساری دنیا کی طاغوتی طاقتیں مل کر بھی اس کو مٹا نہیں سکتیں۔ تاریخ میں بہت سے لمحات ایسے آئے کہ اسباب پر یقین رکھنے والوں نے یہ سمجھا کہ اب مسلمان نہیں اٹھ سکیں گے اور اسلام اپنی اصل حقیقت، شناخت اور امتیاز سے محروم ہو کر یہودیت اور عیسائیت کی طرح ایک محرف مذہب بن جائے گا، لیکن دنیا نے دیکھا کہ بالکل غیر متوقع طور پر ایسے حالات اور اسباب پیدا ہوئے کہ اسلام پہلے سے زیادہ قوت اور غلبے کے ساتھ ابھرا اور امت کو نئی زندگی مل گئی، اس کی پہلی مثال معتزلہ کے دور ستم کی ہے، معتزلہ کا جبر وتشدد ۸۰ سال تک برقرار رہا، ریاستی طاقت سے علماء کو بے دخل، بے روزگار اور بے کار کرنے کی کوششیں آخر کار ناکامی سے دوچار ہوئیں اور معتزلہ کا نام ونشان تاریخ سے مٹ گیا، فاطمیوں کے عہد میں مدارس و مکاتب ایک صدی تک بند رہے، حتیٰ کہ خانہ کعبہ سے حجر اسود بھی اکھاڑ لیا گیا، لیکن جبر وتشدد کی یہ سیاہ رات بھی آخر کار ڈھل گئی، برصغیر میں ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد ظلم وتشدد کا طویل دور شروع ہوا، ۷۵ ہزار علماء کو قتل کیا گیا اور ہزاروں مدارس، مساجد بند کردی گئیں، لیکن ظلم کی یہ سیاہ رات بھی ڈھل گئی، ظلم کا بازار بند ہوتے ہی مدارس کا ایسا جال بچھا کہ ماضی میں اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

سوویت یونین میں مساجد ومدارس ستر سال تک بند رہے، عربی رسم الخط ختم کردیا گیا، عربی زبان، عربی مدرسے بند کردیے گئے، لیکن اس کے باوجود نوے کے عشرے میں پابندیاں نرم ہوئیں تو پانچ ہزار مساجد تعمیر کی گئیں:

جہاں میں اہل ایماں صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر ڈوبے ادھر نکلے، ادھر ڈوبے ادھر نکلے

یہ قانون فطرت بھی اس طرح بھی آشکارا ہوتا ہے کہ صنم کدوں میں کعبہ کے پاسبان پیدا کردیے جاتے ہیں، اجڑی ہوئی کھیتیوں میں زندگی اور شادابی کے پھول کھل اٹھتے ہیں، جلا ہوا نخلستان ہرا اور لوٹا ہوا گلستان باغ وبہار بن جاتا ہے، تھوڑی سی نمی، کشت ویراں کو لہلہاتے باغوں اور کھیتوں میں بدل دیتی ہے، اس لئے کہ اسلام کی زمین کبھی بنجر نہیں ہوتی، ہمیشہ زرخیز رہتی ہے۔ مساجد ومدارس کو میلی نظروں سے دیکھنے والوں کو اپنا ایمان وعقیدہ درست کرنا چاہئے کہ احکم الحاکمین اپنے دین کی حفاظت کے لئے کسی حکومت، سلطنت اور دولت کا محتاج نہیں، وہ چاہے تو ماڈرن اسکولوں میں ایسے راسخ العقیدہ مسلمان پیدا کردے، جن کی جرأت، حق گوئی اور بے خوفی، مدارس وخانقاہوں کے بعض عافیت نشینوں کے لئے قابل رشک بن جائے، اسی طرح کا ایک واقعہ دارالحکومت اسلام آباد میں پیش آیا، ملک کے ممتاز صحافی جناب حامد میر نے اسے اپنی نگارشات کا موضوع بنایا ہے، ان کا کہنا ہے:

”سترہ سالہ دانیال کے ایک انکار نے اسلام آباد کی اشرافیہ کو حیران نہیں، بلکہ پریشان کردیا، انکار کا یہ واقعہ پاکستان نیشنل کونسل آف آرٹس کے ڈرامہ ہال میں پیش آیا، جہاں وفاقی دارالحکومت کے ایک معروف انگریزی میڈیم اسکول کی تقریب انعامات جاری تھی، رمضان المبارک کے باعث یہ تقریب صبح دس بجے سے بارہ بجے کے درمیان منعقد کی گئی اور اتوار کا دن ہونے کے باعث ڈرامہ ہال طلباء وطالبات کے والدین سے بھرا ہوا تھا، ان والدین میں شہر کے لوگ شامل تھے، اس تقریب پر مغربی ماحول اور مغربی موسیقی غالب تھی..... اس دوران اسکول کی طالبات نے جنید جمشید کے ایک پرانے گیت پر رقص پیش کیا، یہ گیت ایک سانولی سلونی کے بارے میں تھا، جو شہر کے لڑکوں کو اپنا دیوانہ بنالیتی ہے، ادھر

طالبات نے اس گیت پر دیوانہ وار رقص کیا....رقص کے بعد اسٹیج سے اولیول اور اے لیول کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا و طالبات کے نام پکارے جانے لگے، گولڈ میڈل حاصل کرنے والی بعض طالبات اسکارف اور برقعے میں ملبوس تھیں، ایک طالب علم ایسا بھی تھا جس کے چہرے پر نئی داڑھی آئی تھی اور جب پرنسپل صاحبہ نے اس کے گلے میں گولڈ میڈل ڈال کر اس کے ساتھ ہاتھ ملانا چاہا تو دبلے پتلے طالب علم نے نظریں جھکا کر اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

پرنسپل صاحبہ نے پوچھا کہ کیا تم ہاتھ نہیں ملانا چاہتے؟ طالب علم نے نفی میں سر ہلایا اور اسٹیج سے نیچے اتر آیا، پھر دانیال کا نام پکارا گیا، جو اے لیول مکمل کرنے کے بعد ایک امریکی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہے اور صرف گولڈ میڈل حاصل کرنے اپنے پرانے اسکول کی تقریب میں بلایا گیا تھا، وہ گولڈ میڈل وصول کرنے کے لئے پرنسپل صاحبہ کی طرف نہیں گیا بلکہ ڈائس پر جا کر کھڑا ہوا اور مائیک تھام کر کہنے لگا کہ ”وہ اپنے اسکول کی انتظامیہ کا بہت شکر گزار ہے کہ اسے گولڈ میڈل کے لئے نامزد کیا گیا، لیکن اسے افسوس ہے کہ اس تقریب میں طالبات نے رمضان المبارک کے تقدس کا خیال نہیں کیا اور واہیات گیت پر رقص کیا، اس نے کہا مسلمانوں کے ملک میں رمضان المبارک کے تقدس کی پامالی کے خلاف بطور احتجاج وہ گولڈ میڈل وصول نہیں کرے گا، یہ کہہ کر وہ اسٹیج سے اتر آیا اور ہال میں ہڑبونگ مچ گئی۔

کچھ والدین اور طلبا تالیاں بجا کر دانیال کی حمایت کر رہے تھے اور کچھ چیخیں، گیٹ آؤٹ طالبان، گیٹ آؤٹ طالبان۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مخالفین حاوی ہیں، کیونکہ وہ بہت زیادہ شور کر رہے تھے لیکن یہ ہڑبونگ وفاقی دارالحکومت کی اشرافیہ میں ایک اور واضح تقسیم کا پتہ دے رہی تھی، یہ تقسیم لبرل عناصر اور بنیاد پرست اسلام پسندوں کے درمیان تھی۔ پرنسپل صاحبہ نے خود مائیک سنبھال کر صورت حال پر قابو پایا اور تھوڑی دیر کے بعد ہوشیاری سے ایک خاتون دانشور کو اسٹیج پر بلایا اور خاتون نے اپنی گرج دار آواز میں دانیال کو ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا کہ تم نے جو کچھ کیا وہ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی تعلیمات کے خلاف تھا، کیونکہ بانی پاکستان رواداری کے علمبردار تھے۔

پچھلی نشستوں پر براجمان ایک اسکارف والی طالبہ بولی کہ بانی پاکستان نے یہ کب کہا تھا کہ مسلمان بچیاں رمضان میں اپنے والدین کے سامنے ساتوں سلونی محبوبہ بن کر ڈانس کریں؟ ایک دفعہ پھر ہال میں شور بلند ہوا اور اس مرتبہ بنیاد پرست حاوی تھے، لہٰذا پرنسپل صاحبہ نے مائیکل سنبھالا اور کہا کہ طالبات کے رقص سے اگر کسی کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو وہ معذرت خواہ ہیں، اس واقعے نے اسلام آباد میں ایک مغربی سفارت خانے کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا، سفارت خانے نے فوری طور پر ایک ماہر تعلیم کی خدمات حاصل کیں اور اسے کہا گیا کہ وہ اسلام آباد کے پانچ معروف انگریزی میڈیم اسکولوں میں اولیول اور اے لیول کے ایک سو طلبا و طالبات سے امریکی پالیسیوں، طالبان اور اسلام کے بارے میں رائے معلوم کریں۔

اس سروے کے حتمی نتائج ابھی مرتب نہیں ہوئے لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اولیول اور اے لیول کے طلبا و طالبات کی ایک بڑی اکثریت امریکا اور طالبان دونوں سے نالاں ہے، لیکن امریکا کو بڑا دہشت گرد سمجھتی ہے، سروے کے دوران بعض طلبا نے خطرناک حد تک، طالبان کی حمایت کی اور کہا کہ طالبان دراصل امریکا اور پاکستانی حکومت کے ظلم اور بمباری کا رد عمل ہیں اور انہیں دہشت گرد قرار نہیں دیا جا سکتا، تاہم ایسے طلبا دس فیصد سے کم تھے۔ اس سروے سے مغرب کو کم از کم یہ پتہ ضرور چل جائے گا کہ اسلام آباد کے انگریزی میڈیم اسکولوں میں طالبان کے دس فیصد حامی موجود ہیں، یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ طالبان صرف دینی مدارس میں پیدا نہیں ہوتے، بلکہ وقت اور حالات انگریزی میڈیم طالبان بھی پیدا کر سکتے ہیں، ذرا سوچئے! ان دس فیصد میں ایک یا دو فیصد طلبا وہی راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیں، جو طالبان نے اختیار کر رکھا ہے تو ذمہ دار کون ہوگا؟“

☆☆..........☆☆

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

# قادیانی نظریات

## مُلّا علی قاریؒ کی عدالت میں

### ختم نبوت:

مرزا صاحب نے ناواقفوں کے دل میں یہ وسوسہ بھی ڈالا ہے کہ آیت خاتم النبیین نے صرف مستقل اور تشریعی نبوت کا دروازہ بند کیا ہے، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے نبوت حاصل کی جاسکتی ہے، قادیانی صاحبان امت محمدیہ میں سلسلۂ نبوت جاری ہونے پر موضوعات کبیر سے حدیث: "لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا." کے ذیل میں شیخ علی قاریؒ کی عبارت کا حوالہ دیا کرتے ہیں۔ آیئے ٹھیک اسی جگہ میں موصوف کا فیصلہ پڑھئے! مُلّا علی قاری صاحب ابن ماجہ سے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"البتہ اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی ایک ضعیف راوی ہے، لیکن یہ تین طرق سے مروی ہے جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ کا ارشاد: "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ .... الیٰ قولہ .... وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ." بھی اسی کی طرف مشیر ہے، کیونکہ یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ آپ کا کوئی صاحبزادہ زندہ نہیں رہا جو بالغ مردوں کی عمر کو پہنچتا، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحبزادہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلب سے ہے، اس کا تقاضا تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا حامل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاصۂ قلب ہوتا، جیسے کہا جاتا ہے کہ: "بیٹا باپ پر ہوتا ہے۔" اب اگر وہ زندہ رہتا اور چالیس برس کی عمر کو پہنچتا اور نبی بن جاتا تو اس سے لازم آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں۔"

(موضوعات کبیر ص:۶۹)

شیخ رحمہ اللہ کی اس تصریح سے مندرجہ ذیل امور واضح ہوئے:

اول:...... آیت خاتم النبیین میں ختم نبوت کا اعلان ہے اور اس کی بنیاد نفی ابوت پر رکھی گئی ہے، گویا اشارتاً بتایا گیا ہے کہ اگر ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی بھیجنا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صلبی اولاد کو زندہ رکھتے۔

دوم:...... ٹھیک یہی مضمون حدیث: "لو عاش ابراھیم ... الخ." کا ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد باب نبوت مسدود نہ ہوتا تو صاحبزادہ گرامی زندہ رہتا، کیونکہ جوہر طبعی کے لحاظ سے نبوت کی استعداد رکھتا تھا، مگر چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت مقدر نہ تھی اس لئے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی حیات بھی مقدر نہ ہوئی۔

سوم:...... شیخ علی قاریؒ تصریح فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ کے نبی ہونے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین نہ ہونا لازم آتا تھا، کیا اس کے بعد بھی کوئی عاقل یہ کہہ سکتا ہے کہ غیرتشریعی نبوت کا دروازہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کھلا ہے؟ کتنی عجیب بات ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے "لختِ قلب" کے نبی بننے سے تو ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے، لیکن ایک مغل بچہ کے معاذ اللہ! محمد رسول اللہ بن بیٹھنے سے مہر نبوت نہیں ٹوٹتی...! قادیانیوں کے ظلم وستم کی کوئی حد ہے؟

### معراج جسمانی:

چونکہ مرزا صاحب کے نزدیک جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا فلسفہ کی رو سے ممتنع ہے اس لئے وہ معراج جسمانی کے منکر ہیں، وہ کہتے ہیں کہ معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کثیف (نعوذ باللہ) کے ساتھ نہیں تھی، بلکہ یہ ایک لطیف کشف تھا (ازالہ اوہام)، اس کے بارے میں شیخ علی قاریؒ کا فیصلہ حسب ذیل ہے:

"اور معراج کا واقعہ، یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداری کی حالت میں جسد اطہر کے ساتھ جانا آسمان تک اور آگے کے بلند مقامات تک جہاں اللہ تعالیٰ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لے جانا منظور تھا، حق ہے۔ یعنی متعدد طرق سے ثابت ہے، پس جس شخص نے اس خبر کو رد کیا اور اس کے مقتضیٰ پر ایمان نہ لایا، وہ گمراہ اور بدعتی ہے، یعنی ضلالات وبدعت کا جامع ہے، اور کتاب الخلاصہ میں ہے کہ جس نے معراج کا انکار کیا تو دیکھا جائے گا، اگر مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک جانے کا منکر ہے تو کافر ہے، اور اگر بیت المقدس سے (آسمانوں تک کے

معراج کا منکر ہو تو کافر نہیں قرار دیا جائے گا (البتہ گمراہ اور بدعتی تصور کیا جائے گا) اور وجہ اس کی یہ ہے کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک جانے کا واقعہ آیت سے ثابت ہے اور وہ قطعی الدلالت ہے، اور بیت المقدس سے آسمان تک کا عروج سنت سے ثابت ہے، اور روایت ودرایت کے لحاظ سے ظنی ہے۔“

قادیانی احباب انصاف فرمائیں کہ امام ابوحنیفہؒ سے لے کر شیخ علی قاریؒ تک کا عقیدہ قابل تسلیم ہے؟ یا مرزا غلام احمد قادیانی کا فلسفہ قدیمہ و جدیدہ لائق اتباع ہے؟

## عالم حادث ہے، قدیم بالنوع نہیں:

ملت اسلامیہ کا اجماعی عقیدہ ہے کہ یہ تمام کائنات حادث ہے، اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ یہ ہے کہ دنیا قدیم بالنوع ہے، وہ لکھتے ہیں:

”چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے، لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں۔“ (لیکچر لاہور، ص:۳۹، دسمبر ۱۹۰۴ء)

اور شیخ علی قاریؒ کا فیصلہ اس سلسلہ میں یہ ہے:

”بلاشبہ عالم حادث ہے، یعنی عدم سے وجود میں آیا، پس جو شخص عالم کے قدیم ہونے کا قائل ہو وہ کافر ہے۔“

قادیانی احباب توجہ فرمائیں کہ عالم کو قدیم بالنوع ماننے والا مسلمان ہوسکتا ہے؟

## مرزا غلام احمد ”اہل قبلہ“ میں شامل نہیں:

گزشتہ سطور سے واضح ہوچکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلام کے بہت سے مسلّمہ عقائد سے انکار ہے، مثلاً ختم نبوت کی تشریح، عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا، ان کا آسمان سے نازل ہونا، معراج، ملائکہ، شیاطین، حشر جسمانی (حوادث عالم وغیرہ وغیرہ) اور شیخ علی قاریؒ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص اسلام کے مسلّمہ عقائد اور ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو وہ مسلمان نہیں، شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”پھر یہ بھی یاد رہے کہ ”اہل قبلہ“ سے مراد وہ لوگ ہیں جو ضروریات دین پر متفق ہوں، مثلاً: دنیا کا حادث ہونا، حشر جسمانی، اللہ تعالیٰ کا کلیات وجزئیات کا عالم ہونا اور ان جیسے دیگر مسائل، پس جو شخص عمر بھر طاعات و عبادات کی پابندی کرے، مگر ساتھ ہی عالم کے قدیم ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو، یا حشر جسمانی کا قائل نہ ہو، یا یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم نہیں، ایسا شخص ”اہل قبلہ“ میں سے نہیں۔ اور یہ مسئلہ کہ: ”اہل سنت کے نزدیک اہل قبلہ میں سے کسی شخص کو کافر کہنا صحیح نہیں۔“ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کو اس وقت تک کافر نہ قرار دیا جائے جب تک کہ اس میں کفر کی کوئی علامت نہ پائی جائے، اور اس سے کوئی ایسی چیز سرزد نہ ہو جس سے کفر ثابت ہوجاتا ہے (جیسا کہ مرزا قادیانی سے کفریات سرزد ہوئی ہیں)۔“

قادیانی احباب کو ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ضروریات دین میں سے کسی چیز کا انکار تو نہیں کیا؟ اسلام کے مسلّمہ عقائد میں تاویل کرکے ان کے مفہوم کو تبدیل تو نہیں کیا؟ اور موجبات کفر میں سے تو کوئی چیز ان میں نہیں پائی گئی؟ اسلامی عقائد کی کتابوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار و نظریات کے غیر جانبدارانہ تقابلی مطالعہ سے صحیح راستہ واضح ہوسکتا ہے۔ واللہ الموفق!

## مرزا غلام احمد زندیقوں کی صف میں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن کریم اور سنت صحیحہ کے ایسے باطنی معنی بیان کئے جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور چودہ صدیوں کے اکابر امت ناآشنا تھے، مرزا صاحب کو اس بات پر ناز اور فخر ہے کہ ان پر وہ علوم کھلے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی معاذ اللہ نہیں کھلے تھے، وہ لکھتے ہیں:

”پس یہ خیال کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے بارے میں بیان فرمایا اس سے بڑھ کر ممکن نہیں، بدیہی البطلان ہے۔“ (کرامات الصادقین، ص:۱۹)

اسی بنا پر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمودہ تفسیر قرآن کو کئی جگہ غلط کہا ہے، مرزا صاحب نے ”تاویلات“ کے ذریعہ قرآن کریم اور حدیث نبویؐ کے اس مفہوم کو بدل ڈالا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آج تک مسلّم چلا آتا تھا، اسلام کی اصطلاح میں اسی کو زندقہ اور الحاد کہا جاتا ہے۔

شیخ علی قاریؒ فرماتے ہیں:

”کتاب وسنت کے نصوص کو ان کے ظاہری مفہوم پر محمول کیا جائے گا...اور ظاہری معنوں سے ہٹا کر کتاب وسنت کو ایسے معنی پہنانا جن کا دعویٰ ملاحدہ اور باطنیہ کرتے ہیں، یہ زندقہ ہے۔“

قادیانی احباب صحت فکر کے ساتھ ان احادیث وآیات کا مطالعہ فرمائیں جن کی من مانی تشریحات مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں سپرد قلم کی ہیں، اور پھر مرزا صاحب کی ان تشریحات کا مقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور ائمہ دینؒ کی ارشاد فرمودہ تشریحات سے کریں، اور پھر خود انصاف فرمائیں کہ مرزا صاحب کے بیان کردہ ”معنی“ خالص زندقہ اور الحاد نہیں تو اور کیا ہیں...؟

## مرزا غلام احمد کاہنوں کی صف میں:

شیخ علی قاریؒ نے مستقبل کے بارے میں

پیشگوئیاں کرنے والے کاہنوں کے متعلق لکھا ہے:

''کاہن جو غیب کی خبریں دیتا ہے اس کی تصدیق کرنا کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا آسمان و زمین میں رہنے والا کوئی شخص غیب نہیں جانتا۔''

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو شخص کاہن کے پاس گیا، پس اس نے جو کچھ بتایا اس کو سچا سمجھا تو اس نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل شدہ دین کا انکار کیا۔''

اور ''کاہن'' وہ شخص ہے جو آئندہ واقعات کی خبر دے اور معرفت اسرار کا دعویٰ کرے اور کہا گیا ہے کہ کاہن، جادوگر ہے، اور نجومی جب آئندہ زمانے کے واقعات کے علم کا دعویٰ کرے تو وہ بھی ''کاہن'' کی مثل ہے، اور اسی کے حکم میں رمال بھی داخل ہے۔

قونویؒ کہتے ہیں کہ مندرجہ بالا حدیث کاہن، عراف، نجومی سب کو شامل ہے، لہٰذا نجومی اور رمال وغیرہ مثلاً کنکریاں پھینکنے والے کی اتباع جائز نہیں۔ اور ان لوگوں کو جو اجرت دی جائے وہ بالاجماع حرام ہے، جیسا کہ بغویؒ اور قاضی عیاضؒ وغیرہ نے نقل کیا ہے، اسی طرح جو شخص حروف تہجی کے علم (حساب جمل) کا مدعی ہو اس کے قول کی پیروی جائز نہیں کیونکہ وہ بھی کاہن کے معنی میں ہے۔''

(شرح فقہ اکبر ص:۱۷۸)

اس تصریح سے معلوم ہوا کہ جو شخص حساب جمل کے اسرار کا مدعی ہو وہ کاہن ہے اور اس کی تصدیق کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت سی جگہ ''حساب جمل'' سے اپنی نبوت و مسیحیت کا ثبوت پیش کیا ہے اور سورۃ والعصر کے حروف سے تو دنیا کی اول سے آخر تک پوری تاریخ ہی بتادی، (دیکھئے لیکچر لاہور ص:۳۹، ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء)۔ اسی طرح بیسیوں جگہ حروف ابجد کا حساب لگا لگا کر مسیحیت کے دلائل مہیا کئے ہیں۔ اس لئے شیخ علی قاریؒ کے بقول مرزا غلام احمد کے ''کاہن'' ہونے میں کوئی شبہ نہیں، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آپ سن ہی چکے ہیں کہ: ''کاہن کی تصدیق کرنا کفر ہے۔''

## مدعی نبوت مستحق قتل ہے:

شیخ رحمہ اللہ نے کاہنوں اور نجومیوں وغیرہ کے افعال و اطوار پر تفصیل سے لکھنے کے بعد کہا ہے:

''ان (پیش گوئی کرنے والوں) میں بعض لوگ قتل کے مستحق ہیں، مثلاً وہ شخص جو ان بے ہودہ خوش گپیوں کے ذریعہ نبوت کا دعویٰ کر ڈالے یا شریعت کی کسی چیز کو بدلنا چاہے، اور اس قسم کے اور لوگ.....''

مرزا غلام احمد قادیانی کا پیشگوئیوں کی بنیاد پر دعویٰ نبوت کرنا تو ہر خاص و عام کو معلوم ہے، اور دینی حقائق کے بدل ڈالنے میں بھی موصوف نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

## دعویٰ نبوت بالاجماع کفر ہے:

مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ نبوت محتاج ثبوت نہیں، انہوں نے اپنی نبوت کے ثبوت میں معجزات دکھانے کا اعلان بھی کیا ہے، شیخ علی قاریؒ لکھتے ہیں:

''اور میں کہتا ہوں کہ معجزہ نمائی کا چیلنج دعویٰ نبوت کی فرع ہے، اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔''

## مرزا غلام احمد کی خاص علامت:

شیخ علی قاریؒ نے جھوٹے مدعی نبوت کی ایک عجیب علامت لکھی ہے کہ:

''جب بھی کسی جھوٹے نے نبوت کا دعویٰ کیا اس کی جہالت اور جھوٹ کا پول ہر ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی کے سامنے کھل گیا۔''

قادیانی صاحبان اگر مرزا صاحب کے الہامات کی تاریخ، ان کے دعاوی کی تدریج اور ان کی تحدی آمیز پیش گوئیوں کے انجام پر بنظر صحیح غور فرمائیں تو یہ علامت مرزا صاحب پر ٹھیک چسپاں نظر آئے گی۔

## کافر حکومت کی تعریف و توصیف:

شیخ علی قاریؒ فرماتے ہیں:

''فتاویٰ بزازیہ میں ہے کہ جس نے ہمارے زمانے کی حکومت کو ''عادل'' کہا وہ کافر قرار دیا جائے گا، کیونکہ وہ بالیقین ''ظالم'' ہے (اور یہ ظلم کو عدل بتاتا ہے)۔''

اللہ اکبر! ایک مسلمان مگر ظالم حکومت کو عادل کہنا شیخ رحمہ اللہ کے نزدیک کفر ہے، اور ایک کافر گورنمنٹ کو خدا کا نور، ظل الٰہی اور رحمت خداوندی قرار دینے کا کیا حکم ہوگا...؟

مرزا غلام احمد قادیانی نے صلیب پرست حکومت کی تعریف و توصیف میں بقول خود پچاس الماریاں تصنیف کی ہیں، جس ظالم نے مسلمانوں کو ظلم و استبداد کے شکنجے میں کسا، جس نے ہزاروں اولیا، صلحا کو تختہ دار پر کھینچا، دار و رسن اور قید و بند کا تختہ مشق بنایا، جس نے قرآن کریم کو جلایا، بیت اللہ پر گولیاں برسائیں، حرم مقدس کو خون شہیداں سے لالہ زار کیا، جس نے اسلام اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے ابلیسانہ حربے استعمال کئے، جس نے عالم اسلام پر جبر و تشدد کے پہاڑ توڑے، جس نے خود مرزا غلام احمد کی رپورٹ کے مطابق اسی لاکھ مسلمانوں کو عیسائی بنایا، اور جس کی ''تہذیب جدید'' نے دنیا سے ردائے انسانیت چھین لی، مرزا صاحب اس جابر و ظالم اور کافر حکومت کو ''خدا کا نور'' کہتے ہیں، صرف اس لئے کہ یہ کافر حکومت قادیانی نبوت کی پاسبان و حلیف تھی، کیا اس کے کفر ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے...؟؟

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی ج:۱۹ ش:۲۴، ۲۵)

مولانا محمد عابد

# مسلمان حکمرانوں کا
# تابناک ماضی

اقتدار پر قابض لوگوں کے ہاتھوں بدامنی‘ لوٹ کھسوٹ‘ ڈاکہ زنی‘ چور بازاری‘ رشوت ستانی کی ستم رسیدہ دنیا آج کسی نجات دہندہ کی منتظر ہے اور آنکھیں اٹھا اٹھا کر قرون اولیٰ کے کرداروں کو جھانک رہی ہے‘ جنہوں نے اپنے کمال تقویٰ‘ دیانتداری و دور اندیشی‘ فکر آخرت وخوف خدا کی وجہ سے اس کرۂ ارض کو جنت نشاں بنادیا تھا۔ ان کے مبارک ادوار فرمانروائی میں انسان تو کجا جانوروں کی جانیں بھی محفوظ تھیں....

ذیل میں ان چند خوش بخت حکمرانوں کا ذکر خیر ہے جن کے زمانہ اقتدار میں عدل وانصاف کا پھریرا ایسا لہرایا کہ دنیا روشن ہوگئی اور ورع و پرہیزگاری کے ایسے دیپ جلائے کہ سقیم وعلیل معاشرہ یکدم صحت مند ہوگیا‘ ملاحظہ ہو!

## امین الامت حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ قریش کے نہایت معزز خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو امین الامت کا خطاب عطا ہوا۔ جہاد شام کے سپہ سالار اعظم تھے۔ حضرت خالد بن ولید‘ حضرت یزید بن ابی سفیان‘ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم جیسے اکابر قریش آپ کے تحت سپہ سالار کی حیثیت سے کام کررہے تھے۔ آپ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص آپ کے گھر آیا دیکھا کہ آپ زاروقطار رورہے ہیں‘ اس نے متعجب ہوکر پوچھا خیریت تو ہے آپ اس قدر کیوں رورہے ہیں؟

آپ نے فرمایا ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے آئندہ فتوحات وتمول کا ذکر کرتے ہوئے شام کا تذکرہ فرمایا اور کہا: ابوعبیدہ! اگر اس وقت تک تیری عمر وفا کرے تو تمہارے لئے صرف تین خادم کافی ہوں گے۔ ایک خاص تمہاری ذات کے لئے اور ایک تمہارے اہل وعیال کے لئے اور ایک سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے‘ اسی طرح سواری کے تین جانور کافی ہوں گے۔ ایک تمہارے لئے ایک غلام کے لئے اور ایک اسباب وسامان کے لئے لیکن اب دیکھتا ہوں تو میرا گھر غلاموں سے اور اصطبل گھوڑوں سے بھرا ہوا ہے۔ آہ! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ وہ محبوب ہوگا‘ جو اسی حال میں مجھ سے ملے گا‘ جس حال میں میں اسے چھوڑ جاؤں گا۔ (سیرت مہاجرین جلد اول)

مسلمان حکمرانوں نے اپنے تقویٰ‘ دیانتداری‘ فکر آخرت وخوف خدا کی وجہ سے اس کرۂ ارض کو جنت نشاں بنادیا تھا۔ ان کے مبارک دورِ حکمرانی میں انسان تو کجا جانوروں کی جانیں بھی محفوظ تھیں....

ایک بار رومی سفیر اسلامی لشکر گاہ میں آیا تو اسے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تک پہنچنے میں سخت دشواری پیش آئی‘ اس نے اپنے سپہ سالار اعظم کو جس شان و شوکت سے دیکھا تھا‘ وہ اسی کو یہاں بھی تلاش کررہا تھا لیکن اسے یہاں ہر چیز میں یک رنگی ویکسانگی نظر آرہی تھی‘ بالآخر اس نے حیران ہوکر مسلمانوں سے پوچھا کہ تمہارے سردار کہاں ہیں؟ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سامنے ہی زمین پر بیٹھے ہوئے تھے کندھے پر کمان لٹک رہی تھی اور ہاتھ میں تیر تھا‘ جسے آپ الٹ پلٹ رہے تھے‘ مسلمانوں نے کہا یہ بیٹھے ہیں‘ آپ کو اس معمولی حالت میں دیکھ کر اسے یقین نہ آیا‘ اس نے آپ سے پوچھا کیا واقعی آپ ہی سپہ سالار اعظم ہیں؟ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! سفیر نے کہا کیا آپ کو خیال ہے کہ آپ قالین پر بیٹھیں تو خدا آپ سے ناخوش ہوجائے گا اور آپ کو اپنے فضل وکرم سے محروم کردے گا۔

حضرت امین الامت نے جواب دیا‘ میرے پاس قالین اور مال ودولت کہاں؟ اسلحہ جنگ کے سوا میرے پاس کوئی چیز نہیں‘ کل مجھے ایک ضرورت پیش آئی تو میرے پاس ایک حبہ نہ تھا‘ مجبوراً مجھے اس بھائی (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) سے قرض لینا پڑا۔ (الفاروق)

آپ کو جب کبھی مال ملتا تھا‘ آپ راہ خدا میں صرف کرڈالتے تھے‘ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں چار سو دینار اور چار ہزار درہم بطور انعام بھیجے۔ انہوں نے تمام رقم فوج میں تقسیم کردی اور

اپنے لئے ایک حبہ بھی نہ چھوڑا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تو فرمایا الحمدللہ! کہ اسلام میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں۔ (سیرت المہاجرین)

فتح بیت المقدس کے موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب بیت المقدس کی کنجیاں دے دی گئیں تو اس کے بعد افسران اسلام نے باری باری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے اپنے خیموں میں مدعو کیا اور آپ بھی ان کی دل جوئی کے لئے تشریف لے گئے لیکن حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آپ کی دعوت نہیں کی چنانچہ آپ نے ایک روز ان سے کہا تمام افسروں نے میری دعوت کی لیکن آپ نے مدعو نہیں کیا؟ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے اس خیال سے آپ کی دعوت نہیں کی کہ شاید آپ کو میرے ہاں آنسو بہانے پڑیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں ایک روز اپنے یہاں میری دعوت کیجئے۔ چنانچہ ایک روز آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فاتح شام کے خیمہ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ گھر میں گھوڑے کے نمدے کے سوا کوئی چیز نہیں' یہی نمدا ان کا بستر تھا اور گھوڑے کا زین تکیہ ایک طاق میں روٹی کے کچھ سوکھے ٹکڑے پڑے تھے فاتح شام نے وہی ٹکڑے تھوڑا سا نمک اور مٹی کے گلاس میں پانی لا کر آپؓ کے سامنے زمین پر رکھ دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بے اختیار رونا آ گیا' آپ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو سینے سے لگا کر کہنے لگے کہ صرف تم ہی میرے بھائی ہو تمہارے سوا میرے ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں' جس پر دنیا نے اپنا کچھ نہ کچھ جادو نہ کر دیا ہو۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہ کہتا تھا کہ آپ کو میرے ہاں آ کر آنسو بہانے پڑیں گے؟

## حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ

حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے مجبوراً حمص کی گورنری قبول کی اور آپ کا حال یہ تھا کہ جو تنخواہ ملتی اس میں سے معمولی طور پر کھانے پینے کا سامان خرید لیتے اور باقی خیرات کر دیتے' بیوی دریافت کرتی باقی رقم کدھر گئی فرماتے وہ اللہ کو قرض دے دیا ہے۔ (ماہنامہ دارالعلوم دیوبند)

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے دورے پر تشریف لے گئے حمص پہنچ کر وہاں کے سربرآوردہ لوگوں سے ملاقات کی اور شہر کے فقراء و مساکین کی فہرست تیار کرنے کا حکم دیا۔ فہرست مرتب ہو کر جب سامنے آئی تو دیکھا سب سے اوپر حمص کے حاکم حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کا نام موجود ہے۔ آپ نے ازراہ تعجب فرمایا: یہ سعید بن عامر کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ ہمارے حاکم ہیں' اس پر آپ کو اور بھی تعجب ہوا۔ فرمایا ان کو سرکاری خزانے سے تنخواہ نہیں ملتی' لوگوں نے کہا یہ درست ہے مگر نہیں جو کچھ ملتا ہے وہ دوسرے حاجت مندوں پر تقسیم فرما دیتے ہیں اور کچھ باقی نہیں بچتا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر اپنے خط کے ساتھ ایک ہزار دینار حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجے اور قاصد سے کہا انہیں میری طرف سے سلام کہنا اور کہنا کہ امیرالمومنین نے یہ رقم اس لئے بھیجی ہے کہ آپ اسے اپنی ضرورتوں پر خرچ کریں۔ قاصد نے جا کر سلام کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خط کے ساتھ تھیلی پیش کی۔ دیناروں پر نظر جو پڑی تو معاً زبان سے نکلا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی بیوی کچھ دور تھیں' ان کے کان میں یہ آواز پڑی تو گھبرا کر بولیں: خیریت تو ہے' کیا امیرالمومنین کی وفات ہو گئی؟ فرمایا: نہیں! اس سے بڑا واقعہ ہے۔ بیوی نے پوچھا کیا خدا کی کوئی نشانی نمودار ہوئی ہے؟ فرمایا اس سے بھی بڑا حادثہ ہے' پوچھا کہ کیا قیامت کے آثار نمودار ہوئے ہیں۔ بولے نہیں! اس سے بھی بڑی بات ہو گئی ہے۔ بیوی نے کہا: آخر بتایئے تو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: یہ دیکھو میرے پاس دنیا آ گئی ہے' ہائے میرے گھر میں فتنہ داخل ہو گیا ہے۔ نیک بخت بیوی نے سمجھایا آپ اس قدر پریشان کیوں ہوتے ہیں' اس کو مرضی مولیٰ میں جہاں چاہیں استعمال کریں۔ اس بات پر آپ کو تسلی ہوئی اور چند دنوں بعد وہاں سے مجاہدین کے لشکر کا گزر ہوا آپ نے بندھی بندھائی تھیلی امیر لشکر کے حوالہ کر دی۔

ایک مرتبہ اہل حمص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کی چند شکایات پیش کیں' اولاً یہ کہ جب تک کافی دن نہ چڑھ آئے سعید گھر سے باہر نہیں نکلتے۔ ثانیاً یہ کہ رات کے وقت کوئی آواز دیتا ہے تو جواب نہیں دیتے۔ ثالثاً یہ کہ مہینہ میں ایک مرتبہ گھر سے باہر نہیں نکلتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ شکایات سن کر بڑا تعجب ہوا کہ خدایا عامر ایسے آدمی تو نہیں' یہ کیا معاملہ ہے؟ بہرکیف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ طلب کیا اور دل میں یہ دعا بھی کی کہ مولا

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر کراچی
فون: 2545573

سعید کے متعلق مرے گمان کو درست کردے۔

مختصر یہ کہ حضرت سعید کے سامنے معترضین کے سوالات دوبارہ کرائے گئے تو حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے ان چیزوں کا تذکرہ پسند نہ تھا، لیکن اب حقیقت کا اظہار ضروری ہے، اس لئے عرض کرتا ہوں: صبح دیر سے اس لئے نکلتا ہوں کہ میرے پاس خادم نہیں ہے جو گھر کے کاموں میں مجھے مدد فراہم کرے اور میری اہلیہ تمام کام خود انجام نہیں دے سکتی، اس لئے صبح اپنے ہاتھ سے آٹا گوندھتا ہوں، پھر خمیرہ کرتا ہوں اور اس کے بعد روٹی پکاتا ہوں اور اس کے بعد ان لوگوں کی خدمت کے لئے نکل آتا ہوں۔ دوسری بات کے جواب میں عرض ہے کہ دن تو میں نے مخلوق خدا کے لئے وقف کر رکھا ہے اور رات خالق کے لئے۔ تیسری بات کا جواب یہ ہے کہ میرے پاس خادم نہیں ہے جو کپڑے دھوکر دے اور نہ ہی میرے پاس اس لباس کے علاوہ دوسرا لباس ہے، اس لئے مہینہ بھر میں ایک مرتبہ اپنے کپڑے دھوتا ہوں، وہ جب سوکھ جاتے ہیں تو پہن کر باہر نکلتا ہوں اور اس طرح اس دن لوگوں سے نہیں مل پاتا۔ حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے جوابات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا چہرہ فرط مسرت سے دمک اٹھا اور فرمایا: خدا کا شکر ہے، سعید کے بارے میں میری بصیرت نے خطا نہیں کی۔ (صفوۃ الصفوۃ، ابن جوزیؒ)

## حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر بنا کر بھیجا، حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کو گئے ہوئے ایک سال کا زمانہ گزر گیا، لیکن انہوں نے اپنے متعلق دربار خلافت کو کوئی اطلاع نہیں بھیجی، آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھا اور تاکید کی کہ اب تک جو رقم وصول ہوئی ہے، اسے اپنے ساتھ لے کر مدینہ حاضر ہوں۔ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے زاد راہ کا تھیلا کاندھے پر ڈالا ہاتھ میں ڈنڈا لیا اور حمص سے پیدل چل پڑے اور مدینہ منورہ پہنچ گئے تو حالت یہ ہو چکی تھی کہ بال بڑھ گئے تھے، چہرہ غبار سے اٹ گیا تھا اور جسم کا رنگ متغیر ہوگیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا آخر تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے؟ تو کہا: یہ تھیلا ہے، جس میں زاد راہ ہے اور پیالہ ہے جس میں کھاتا ہوں، اور اس سے سر دھوتا ہوں، ایک چھوٹا سا مشکیزہ ہے، جس سے وضو اور پینے کا پانی رکھتا ہوں، ایک ڈنڈا ہے، جس پر ٹیک لگاتا ہوں اور ضرورت کے وقت دشمن سے مقابلہ کرتا ہوں، آخر انہی چیزوں کا نام تو دنیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقصد کی طرف آتے ہوئے سوال کیا کہ میں نے تمہیں کہاں اور کس غرض سے بھیجا تھا؟ عمیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ نے مجھے جس غرض سے بھیجا تھا، وہاں گیا نیک لوگوں کو جمع کیا، انہیں زکوٰۃ کی وصولی پر مامور کیا اور وہ جو کچھ وصول کرکے لائے اسے ان کی ضرورتوں پر تقسیم کر دیا اور اگر آپ بھی اس مال کے مستحق ہوتے تو میں آپ کے پاس بھی اس میں سے لے آتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے جواب سے بہت خوش ہوئے اور چاہا کہ یہ اپنے عہدے پر برابر کام کریں، مگر حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بالکل انکار کردیا کہ اب میں نہ آپ کے زمانے میں کوئی ذمہ داری قبول کروں گا اور نہ ہی بعد میں۔

حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اجازت مانگی اور گھر چلے گئے جو مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلے پر تھا، بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سو دینار دے کر بھیجا کہ اگر ان کی مالی حالت بہتر ہو تو یہ رقم ان کو بالکل نہ دینا اور اگر تنگدستی ہو تو حوالے کر دینا جب قاصد پہنچا تو سابق گورنر حمص دیوار کے سہارے بیٹھ کر سر سے جوئیں نکال رہے تھے، فرمایا: تشریف رکھئے مدینہ کی بابت اور خلیفہ کی بابت پوچھا۔ قاصد نے کہا خلیفۃ المسلمین اچھے ہیں، حدود جاری کر رہے ہیں، یہ سن کر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا کی: "اے اللہ! عمرؓ کی مدد کر وہ تیری محبت میں بہت سخت ہیں۔" قاصد تین دن تک ٹھہرا رہا، اس نے آپ کے ہاں بہت تنگی دیکھی کہ خود بھوکے رہ کر مہمان کو کھانا کھلا دینا تو معمولی بات تھی۔ قاصد نے تین دن بعد دینار نکال کر پیش کئے اور کہا یہ آپ کے لئے امیر المومنین نے بھیجے ہیں۔ حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ یہ سن کر چیخ پڑے اور فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں اور وہ ساری رقم محتاجوں وغریبوں میں تقسیم کردی۔

☆☆......☆......☆☆

ESTD 1880
سو سال سے زائد جوہرین خدمت
ABS
ABDULLAH BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

# قادیانیت کیا ہے؟

مولانا محمد عبداللہ

قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا نام ہے۔ قادیانیت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بغض وعناد کا ایک دہکتا ہوا آتش فشاں ہے۔ قادیانیت شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور قزاقی کا نام ہے۔ قادیانیت جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور پکی نبوت کے متوازی مرزا قادیانی کی مکروہ انگریزی نبوت کا نام ہے۔ قادیانیت، یہودیت کا دوسرا نام ہے اور بقول علامہ اقبال مرحوم: ”قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے“ قادیانیت مسیلمہ کذاب کے غلیظ اور پلید مشن کا نجس اور منحوس نام ہے۔

فتنہ قادیانیت کے بانی مرزا قادیانی، جنم مکانی، نسل شیطانی نے ۱۹۰۱ء میں اشارہ فرنگی پر نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا۔ بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک چھوٹے اور غیر معروف گاؤں ”قادیان“ کے رہنے والے اس کذاب نے ایک ہی جست میں صرف نبوت کا دعویٰ ہی نہیں کیا بلکہ یہ بدبخت کبھی عالم کے روپ میں سامنے آیا، کبھی سازش کے تحت عیسائیوں سے مناظرے کر کے ایک مناظر کی شکل میں روشناس ہوتا رہا اور سادہ لوح مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرتا رہا، کبھی دجل و فریب سے پر کتابیں لکھ کر خود کو ایک مصنف کی حیثیت سے متعارف کرواتا رہا، کبھی اپنی تعلیمات کے اشتہارات شائع کر کے سستی شہرت حاصل کرتا رہا، کبھی اپنے آپ کو مجدد کہا، کبھی مامور من اللہ بنا، کبھی ملہم بنا، کبھی خود کو محدث کہا، کبھی اپنے آپ کو امام زماں لکھا، کہیں مہدی کا بہروپ اختیار کیا، کبھی مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا، کبھی ظلی و بروزی نبی بنا، کبھی ظلی طور پر محمد رسول اللہ بنا اور آخر ۱۹۰۱ء میں تمام حدود پھلانگتے ہوئے اپنی نبوت ورسالت کا اعلان کر دیا۔

مرزا قادیانی اور اس کی امت خبیثہ کے عقائد باطلہ ملاحظہ فرمائیں کہ ان قزاقوں نے کس طرح شعائر اور اصطلاحات اسلامی کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے، ان کے نزدیک:

☆...... مرزا قادیانی: ”خدا کا برگزیدہ نبی اور رسول۔“ (درثمین ص:۵۰۳، ج:۲۲)

☆...... مرزا قادیانی کی باتیں: ”احادیث“ (نعوذ باللہ) (ثبوت حاضر ہیں و علمی محاسبہ)

> قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی باعث نجات نہیں بلکہ صرف مرزا قادیانی کی پیروی سے نجات ہوگی۔
> (اربعین ص:۴۳۵، ج:۱۷)

☆...... مرزا قادیانی کا خاندان: ”اہل بیت“ (نعوذ باللہ) (سیرۃ المہدی ص:۱۱۷)

☆...... مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر احمد ایم اے: ”قمر الانبیاء وفخر المرسلین۔“ (نعوذ باللہ)

☆...... مرزا قادیانی کی بیٹی: ”سیدۃ النساء اور سارے نبیوں کی بیٹی ہے۔“ (علمی محاسبہ ص:۳۲۷)

☆...... مرزا قادیانی کی بیوی: ”امہات المومنین“ (نعوذ باللہ) (ملفوظات احمدیہ ص:۵۵۵)

☆...... مرزا قادیانی کے ساتھی: ”صحابہ کرام“ (نعوذ باللہ) (روحانی خزائن ص:۲۵۸، ج:۱۶)

☆...... مرزا قادیانی کا شہر: ”مدینۃ المسیح“ (نعوذ باللہ)۔

☆...... مرزا قادیانی کی امت: ”مسلمان“ (نعوذ باللہ) (سیرۃ المہدی ص:۳۷، حصہ سوم)

☆...... مرزا قادیانی کے جانشین: ”خلفائے راشدین کے طرز پر خلفاء۔“ (نعوذ باللہ)

☆...... مرزا قادیانی کی عبادت گاہ: ”مسجد اقصیٰ“ (نعوذ باللہ) (علمی محاسبہ ص:۳۴۳)

☆...... مرزا قادیانی کا قبرستان: ”جنت البقیع کے مقابلے میں بہشتی مقبرہ۔“ (علمی محاسبہ ص:۵۲۵)

☆...... مرزا قادیانی کے ۳۱۳ گماشتے: ”اصحاب بدر“ (نعوذ باللہ) (سیرۃ المہدی ص:۱۲۸، ج:۳)

## قادیانی کلمہ:

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ کلمہ طیبہ ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ میں محمد رسول اللہ سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے:

”مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی خود محمد رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ تشریف لائے، اس لئے ہم مرزائیوں کو دوسرے کلمے کی ضرورت نہیں، ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔“ (کلمۃ الفصل ص:۱۵۸، مندرجہ ریویو آف

(رجسٹر بابت مارچ ۱۹۱۵ء، علمی محاسبہ ص:۲۶۷)

## مرزا قادیانی کی شان:

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی ٹھیک وہی شان وہی نام، وہی رتبہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء، ص:۲۹۲ علمی محاسبہ مطبوعہ دیوبند)

## تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول:

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ چودھویں صدی کے تمام انسانوں کے لئے نبی اور رسول مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ (تذکرہ ص:۳۵۲ طبع سوم، مجموعہ الہامات مرزا)

## مرزا رحمۃ للعالمین ہے:

قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ رحمۃ للعالمین مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ (تذکرہ ص:۸۱ طبع سوم)

## مرزا وہی سید الاولین و آخرین ہے:

مرزائی اخبار الفضل مورخہ ۲۶/ستمبر ۱۹۱۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ: "مرزا وہی ختم المرسلین تھا وہی فخر الاولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔" (نعوذ باللہ)

(قادیانی مذہب ص:۲۹۵ مطبوعہ دیوبند)

## مرزا قادیانی باعث تخلیق کائنات:

قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمان و زمین اور تمام کائنات کو صرف اور صرف مرزا قادیانی کی خاطر پیدا کیا گیا۔ (نعوذ باللہ) (درخزائن ص:۱۰۲، ج:۲۲)

## مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھی:

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ روحانی ترقیات کی طرف پہلا قدم تھا اور مرزا قادیانی کے زمانہ میں روحانیت کی پوری تجلی ہوئی۔ (نعوذ باللہ) (خطبہ الہامیہ درخزائن ص:۲۶۶، ج:۱۶)

## مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا تھا:

قادیانی عقیدہ ہے کہ آسمان سے بہت سے تخت اترے لیکن مرزا قادیانی کا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ (نعوذ باللہ) (حقیقۃ الوحی درخزائن ص:۹۲، ج:۲۲)

## مرزا قادیانی کو بڑی فتح نصیب ہوئی:

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی فتح نصیب ہوئی تھی اور بڑی یعنی فتح مبین مرزا قادیانی کو ہوئی۔ (نعوذ باللہ)

(خطبہ الہامیہ درخزائن ص:۲۸۸، ج:۱۶)

## مرزا قادیانی کا اسلام افضل ہے:

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا اسلام پہلی رات کے چاند کی طرح ناقص اور بے نور تھا اور مرزا قادیانی کے زمانے کا اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح تاباں اور درخشاں ہے۔ (نعوذ باللہ) (درخزائن ص:۲۹۴، ج:۱۶)

## مرزا قادیانی کے معجزے آنحضرت ﷺ سے زیادہ ہیں

قادیانی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات تین ہزار تھے۔ (تحفہ گولڑویہ ص:۶۳) اور مرزا قادیانی کے معجزے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (نعوذ باللہ) (حقیقۃ الوحی درخزائن حاشیہ ص:۷۱، ج:۲۲)

## مرزا قادیانی ذہنی طور پر آنحضرت ﷺ سے افضل ہے:

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

(ریویو مئی ۱۹۲۹ء، بحوالہ قادیانی مذہب ص:۳۲۹، مطبوعہ دیوبند)

## مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت ﷺ سے اعلیٰ ہے:

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی کی روحانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اقویٰ و اکمل اور اشد ہے۔ (خطبہ الہامیہ درخزائن ص:۲۷۱، ۲۷۲، ج:۱۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ تشریف لائے ہیں قادیانی عقیدہ ہے کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیان میں

(اخبار بدر، قادیان ج:۲، ص:۴۳، مورخہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء، بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ۳۲۰ مطبوعہ دیوبند)

## انبیاء کرام سے مرزا قادیانی کی بیعت کا عہد:

قادیانی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر ایک نبی سے مرزا قادیانی پر ایمان لانے اور اس کی بیعت و نصرت کا عہد لیا تھا۔ (نعوذ باللہ)

(اخبار الفضل ۲۶/فروری ۱۹۲۲ء، قادیانی مذہب ص:۳۲۴)

## آنحضرت ﷺ کی پیروی باعث نجات نہیں:

قادیانی عقیدہ ہے کہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی باعث نجات نہیں بلکہ صرف مرزا قادیانی کی پیروی سے نجات ہوگی۔ (نعوذ باللہ) (اربعین ص:۳۳۵، ج:۱۷)

## ہر انسان محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے:

قادیانی عقیدہ ہے کہ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(ڈائری مرزا محمود ابن مرزا قادیانی، الفضل ۱۷/جولائی ۱۹۲۲ء)

## مرزا قادیانی جو چاہے کرسکتا ہے:

قادیانی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ مرزا قادیانی کے حکم سے فی الفور ہوجاتی ہے۔ (نعوذ باللہ)

(تذکرہ ص:۳۰۲، حقیقۃ الوحی درخزائن ص:۱۰۸، ج:۲۲)

## قادیان کی برکتیں:

قادیانی عقیدہ ہے کہ قادیان کی زمین پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ (نعوذ باللہ)

(بیان میاں محمود احمد ابن مرزا قادیانی، اخبار الفضل ۱۱/ستمبر ۱۹۳۲ء)

### قادیان کا حج:

قادیانی عقیدہ ہے کہ قادیان آنا ظلی حج ہے اوراب کے والا حج خشک ہوگیا ہے کیونکہ آج کل مکہ میں حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔(نعوذباللہ)

(قادیانی مذہب ص:۲۴۰، پیغام صلح ۱۹/اپریل ۱۹۳۳ء)

### مرزا قادیانی نے تمام کمالات محمدی حاصل کر لئے:

قادیانی عقیدہ ہے کہ ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات حاصل ہوتے تھے، کسی کو زیادہ کسی کو کم مگر مسیح موعود کو اس وقت نبوت ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا۔(نعوذباللہ)

(کلمۃ الفصل، ص:۱۱۳، مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی، خزائن ص:۲۱۲، ج:۱۸)

### نبی پاک نے مرزا قادیانی کو نبی اللہ کے نام سے پکارا:

یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا، جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس کو خود اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یا ایہا النبی کے الفاظ سے مخاطب کیا۔(نعوذباللہ)

(کلمۃ الفصل، ص:۱۱۴، مصنف مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

یہ ہیں قادیانیوں کے وہ کفریہ عقائد جنہیں پڑھ کر رگوں میں خون کھولنے لگتا ہے اور ہر پڑھنے والا مسلمان غم وغصہ کا ایک مجسم طوفان بن جاتا ہے اور اس کے دل میں قادیانیت کا سر کچلنے کا جذبہ جہاد جوش مارنے لگتا ہے۔

مسلمانو! اٹھو! خواب غفلت سے اٹھو!! مرزا قادیانی کی اسلام دشمن اولاد اپنے مرتد باپ کی فتنہ ارتداد کی بھڑکائی ہوئی آگ کو پھر ہوا دے رہی ہے، قادیانیت کی آندھیاں چراغ ختم نبوت کو گل کرنے کے لئے چل رہی ہیں۔ مرزا قادیانی کا برپا کردہ فتنہ ارتداد شجر اسلام کو جڑوں سے اکھاڑ دینا چاہتا ہے۔ جھوٹی نبوت کا اژدھا ہماری نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کے لئے بڑھا چلا آرہا ہے، دنیا کے مختلف حصوں میں مرزا قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ متعارف کروایا جارہا ہے، کلمہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ مرزا قادیانی کا نام استعمال کیا جارہا ہے۔

اب سوچنے کا مقام ہے کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے اور دل کو ہلا دینے والے ان حالات میں آنکھیں بند کرکے بیٹھا رہے، وہ کون سا مسلمان ہے جو رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین تو سنے لیکن ہاتھ پاؤں توڑ کر اور لبوں پر مہر سکوت لگا کر بیٹھا رہے؟

مسلمانو، اٹھو!! رسول رحمت کا کلمہ پڑھنے والو اٹھو! ناموس محبوب رب العالمین کا تحفظ کرو، تاج و تخت ختم نبوت کی چوکیداری کرو، قادیانیوں کی زبان بے لگام کو لگام دو، ختم نبوت کا عالمگیر پیغام عالم میں پھیلا دو، اپنے بچوں کو زیور تعلیم ختم نبوت سے آراستہ کرو، اپنے حلقۂ احباب میں مسئلہ ختم نبوت کو اچھی طرح متعارف کراؤ تاکہ کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے اور کوئی بھی قادیانیوں کے دام ہمرنگ زمین میں نہ پھنس سکے۔

اے اہل اسلام! سنو! گوش ہوش سے سنو! قادیانیوں کا ڈائریکٹ ٹکراؤ ہماری آنکھوں کے نور، دل کے سرور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے، ان کا واحد مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو مٹا کر مرزا قادیانی کی نبوت کو چلانا اور تاج ختم نبوت مرزا قادیانی کے سر پر رکھنا ہے اور کوئی بھی گنا ہگار مسلمان اس ناپاک جسارت کو برداشت نہیں کرسکتا اور جو بھی مسلمان ختم نبوت کے اس جہاد میں شریک ہے وہ جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا سپاہی ہے اور ہادیٔ برحق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا میں جو شخص جس کے ساتھ محبت کرتا ہوگا قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہوگا۔“

اس حدیث کو مدار نجات سمجھتے ہوئے چاہئے کہ ہم اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا دفاع کرکے سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تعلق پیدا کرلیں تاکہ حشر کے روز آمنہ کے لال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے تلے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

مسلمانو! زندگی کا بھروسہ نہیں، معلوم نہیں یہ کاروانِ زیست کب لٹ جائے، پتہ نہیں یہ سفینہ حیات کب موت کے گہرے پانی میں غرق ہوجائے، کون جانتا ہے کب عزرائیل کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن ہستی اجڑ جائے اور دنیا کی محبت میں ہمارے دلوں میں آباد آرزوؤں اور تمناؤں کے سینکڑوں تاج محل منہدم ہوجائیں۔

اے فرزندانِ توحید! اگر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان چاہتے ہو تو ختم نبوت کے لئے کام کرو۔

اگر حشر کی ہولناک وخوفناک گھڑیوں میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہو تو تاج وتخت ختم نبوت کی نگہبانی کرو۔

اگر ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں جام کوثر پینا چاہتے ہو تو ناموس رسالت کی پاسبانی کرو۔

اگر حشر کی وحشت ناک گرمی میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کالی کملی کا ٹھنڈا سایہ چاہتے ہو تو ختم نبوت کے کام کو سنبھالو۔

☆☆..........☆☆

محمد افتخار الدین

# معجزات رسول اللہ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنا کے پاس کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے، جب منبر بن گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اس تنا سے ایسی آواز آئی جیسے بچہ روتا ہے، اس کی ایسی حالت ہوگئی کہ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اس تنا پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور اسے اپنے سے چمٹالیا، وہ تنا اس طرح رو رہا تھا جس طرح روتا ہوا بچہ چپ کیا جائے (کچھ دیر بعد) وہ تنا خاموش ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”یہ اس لئے رو رہا تھا کہ (پہلے) یہ ذکر سنتا تھا (اور اب اس سے محروم ہوگیا)۔“ (صحیح بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے غزوۂ خندق کے موقع پر یہ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے ہیں تو خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے گھر جانے کی اجازت دے دیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی، اجازت حاصل کرکے وہ اپنی بیوی کے پاس آئے، بیوی سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ میں صبر نہیں کرسکتا، تمہارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ بیوی نے کہا: میرے پاس کچھ جَو اور ایک بکری کا بچہ ہے، یہ کہہ کر انہوں نے تھیلی میں سے جَو نکالے جو وزن میں صرف ایک صاع تھے، انہوں نے انہیں پیسنا شروع کردیا۔ حضرت جابرؓ نے بکری کے بچہ کو ذبح کیا، گوشت کو پتیلی میں ڈال کر پکنے کے لئے آگ پر رکھ دیا، جو پیسنے کے بعد ان کی بیوی آٹا گوندھنے لگیں، حضرت جابرؓ رسول اللہؐ کو بلانے کے لئے روانہ ہوئے، بیوی نے کہا: مجھے رسول اللہ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ حضرت جابر، رسول اللہؐ کے پاس پہنچے اور چپکے سے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس کچھ کھانا ہے، آپ ایک دو آدمیوں کے ساتھ تشریف لے چلئے، رسول اللہؐ نے پوچھا کتنا کھانا ہے؟ حضرت جابر نے کھانے کی مقدار بتائی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ تو بہت ہے اور بڑا پاکیزہ ہے، جاؤ اپنی بیوی سے کہو کہ میرے آنے سے پہلے پتیلی نہ اتاریں نہ روٹی پکائیں (اگر تندور میں روٹیاں لگادی ہوں تو) انہیں تندور سے نہ نکالیں۔ یہ فرما کر رسول اللہؐ نے بلند آواز سے فرمایا: اے خندق والو! جابرؓ نے کھانا پکایا ہے، لہٰذا جلدی چلو، آپؐ کے فرماتے ہی مہاجر اور انصار سب چلنے کے لئے تیار ہوگئے۔ حضرت جابرؓ فوراً اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: وائے افسوس! رسول اللہؐ ان تمام مہاجرین اور انصار کے ساتھ تشریف لارہے ہیں، بیوی نے کہا: تم سے رسول اللہؐ نے پوچھا تھا (کہ کھانا کس قدر ہے؟) حضرت جابرؓ نے کہا: ہاں! اتنے میں رسول اللہؐ، حضرت جابرؓ کے ہاں پہنچ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے وہ کام جس کے متعلق میں نے کہا تھا کرلیا؟ حضرت جابرؓ کی بیوی نے کہا: ہاں! پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹے میں اور برتن میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر حضرت جابرؓ کی بیوی سے فرمایا کہ ایک روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو تمہارے ساتھ روٹی پکائے اور تم پتیلی میں سے سالن بھی نکالتی جانا، یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا: اندر چلے آؤ اور ایک دوسرے کے ساتھ مزاحمت نہ کرو، رسول اللہؐ نے انہیں کھانا کھلانا شروع کیا، آپ روٹی توڑتے اور گوشت اس پر رکھ کر لوگوں کو کھانے کے لئے دے دیتے، آپؐ خود بھی پتیلی میں سے سالن اور تندور سے روٹی نکالتے تھے، نکالنے کے بعد فوراً پتیلی اور تندور کو ڈھانک دیتے، اس طرح آپؐ روٹی، سالن لوگوں کے سامنے رکھتے اور جب فارغ ہوجاتے تو (دستر خوان) اٹھالیتے اور پھر دوسروں کے سامنے بچھادیتے، یہی ہوتا رہا یہاں تک کہ سب کا پیٹ بھر گیا، پتیلی سے اب بھی سالن ابل رہا تھا، آٹے کی روٹیاں پک رہی تھیں لیکن وہ کم نہ ہوا تھا، ایک ہزار آدمی کھاچکے تھے لیکن کھانا ابھی باقی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابرؓ کی بیوی سے فرمایا: تم بھی کھاؤ اور تحفتاً اوروں کے ہاں بھی بھیجو کیونکہ سب ہی بھوکے ہیں۔ (صحیح بخاری)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تمام لوگوں کو شدت سے پیاس لگ رہی تھی، لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی (یہ سن کر) آپؐ نے پڑاؤ کیا، پھر حضرت علیؓ اور ایک اور صحابی کو بلایا، آپؐ نے ان دونوں سے فرمایا جاؤ پانی تلاش کرو (حکم کی تعمیل میں دونوں روانہ ہوئے) اس حال میں کہ وہ (پانی کی تلاش میں) چلے جارہے تھے، انہیں ایک عورت ملی جو اپنے اونٹ پر چلی جارہی تھی، انہوں نے اس عورت سے پوچھا پانی کہاں ہے؟ اس عورت نے کہا: پانی یہاں کہیں نہیں ہے، انہوں نے پوچھا تمہارے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے کہا: ایک شب و روز کی مسافت، کل میں اس

وقت پانی پر تھی، کچھ اور آدمی بھی میرے ساتھ ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں، انہوں نے اس عورت سے کہا: تم رسول اللہؐ کے پاس چلو، اس نے کہا: کون رسول اللہ؟ وہی جن کو بے دین کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! جن کو تم ایسا سمجھتی ہو، غرض یہ کہ وہ اسے مجبور کر کے رسول اللہؐ کے پاس لے آئے، اس نے رسول اللہؐ سے وہی کہا: جو دونوں آدمیوں سے کہا تھا، پھر وہ کہنے لگی: میں یتیم بچوں کی ماں ہوں (یہ الفاظ غالباً اس نے اس لئے کہے کہ اس کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کیا جائے) صحابہ کرامؓ نے اسے اونٹ پر سے اتارا، رسول اللہؐ نے ایک برتن منگایا، اس برتن کے پانی سے ان پکھالوں میں کلی کی، پھر پکھالوں کے منہ پر ہاتھ پھیرا، پھر ان کو اوپر سے بند کر کے نیچے سے کھولنے کا حکم دیا، اس کے بعد آپؐ نے منادی کرائی کہ آؤ پانی پیو اور پلاؤ، صحابہ کرامؓ کی تعداد چالیس تھی اور انہیں خوب پیاس لگی ہوئی تھی، انہوں نے خوب پانی پیا یہاں تک کہ سیراب ہوگئے، بہت سے صحابہ کرامؓ نے اپنے اونٹوں کو بھی پانی پلایا، جتنے برتن اور مشکیں اس سفر میں ان کے ساتھ تھیں وہ سب انہوں نے بھر لیں، وہ عورت کھڑی ہوئی یہ سب کچھ دیکھتی رہی۔ حضرت عمرانؓ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! جب پکھالوں کو بند کیا گیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پہلے سے زیادہ بھری ہونے کی وجہ سے پھٹنے کے قریب تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ تمہارے پاس ہو لے آؤ، صحابہ کرامؓ نے اس کے لئے روٹی کے ٹکڑے، ستو اور کچھ کھجوریں جمع کر دیں اور ایک کپڑے میں ان کو باندھ دیا، پھر اس عورت کو اونٹ پر سوار کرایا اور وہ پوٹلی اس کے سامنے رکھ دی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: ہم نے تمہارے پانی میں سے کچھ نہیں لیا، ہمیں تو اللہ نے (پانی) پلایا ہے، بعد میں وہ عورت اور اس کے تمام گاؤں والے مسلمان ہوگئے تھے۔ (صحیح بخاری)

☆......☆

# حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ سے ایک ملاقات

بحمد اللہ! اس سال شعبان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام منعقد ہونے والے ۴۰ روزہ سالانہ رد قادیانیت وعیسائیت کورس چناب نگر میں کراچی سے ہم ۲۲ ساتھی شریک ہوئے، جن میں ۱۴ ساتھی جامعۃ الرشید کے اور بقیہ دیگر مدارس سے تھے، چونکہ مولانا قاضی احسان احمد کی انتھک محنتوں کی بدولت پہلی مرتبہ کراچی سے اتنی تعداد میں طلبا اس کورس میں شریک ہوئے، اس لئے اساتذہ نے جس شفقت ومحبت کا معاملہ فرمایا اور جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عالی شان انتظام کیا، اس سے طلبا کے حوصلے مزید بلند ہوگئے۔

کورس کے اختتام پر ۵ ساتھیوں کا وفد جس میں احقر بھی شریک تھا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر قطب الاقطاب خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت اقدس میں خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی حاضر ہوا، خانقاہ کے پُرسکون اور روحانیت سے معطر پاکیزہ ماحول میں اپنے شیخ کی خدمت میں پہنچ کر انتہائی مسرت ہوئی ذکر کی برکات سے منور مخلص دلوں کی اجڑی ہوئی بستیوں کو آباد کر رہی تھیں۔ حضرت الامیر مدظلہ سے سلام ومصافحہ کے بعد تعارف کرایا تمام ساتھیوں، اساتذہ کرام اور جامعۃ الرشید کے مہتمم ومنتظمین صاحبان کے سلام پہنچائے اور سب کے لئے دعا کرائی، کورس میں شریک کراچی کے طلبا کے لئے خصوصاً اور دیگر شرکاء کے لئے بھی حضرت نے کافی دیر تک دعا کی۔

ختم نبوت جیسے عظیم الشان کام سے منسلک ہونے کی وجہ سے تمام ساتھیوں سے انتہائی شفقت ومحبت سے گفتگو فرماتے رہے۔ واقفین حال جانتے ہیں کہ حضرت بہت کم اور مختصر بات کرتے ہیں لیکن ہم سے کھل کر گفتگو کی اور اچھی طرح حال دریافت کیا، جب حضرت کے دریافت کرنے پر بندہ نے بتایا کہ اس سال کورس میں شریک طلبا کی تعداد ۳۵۰ تھی اور چونکہ یہ تعداد پہلے کی بہ نسبت زیادہ تھی اس لئے بہت مسرور ہوئے اور ڈھیروں دعائیں دیں اور پھر ایک رات کے قیام کے بعد ہم واپس آگئے۔

آخر میں تمام قارئین سے حضرت الامیر مدظلہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

محمد اشفاق، کراچی


تعمیر مرکز و مسجد ختم نبوت اٹک

☆: عطیہ اراضی مسجد ختم نبوت سردار امجد خان صاحب۔
☆: ہال مسجد ختم نبوت، صحن مسجد، جائے وضو تقریباً مکمل ہیں۔
☆: تعمیر میں عطیات دینے والے خوش نصیب حضرات کے لئے دعا گو ہیں۔

رابطہ کیلئے: مولانا قاضی محمد ابراہیم الحسینی
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، فاروق اعظم کالونی گلی نمبر 14/5 اٹک
موبائل: 0300-5380055

خبروں پر ایک نظر

# ۳۴واں یومِ تحفظ ختم نبوت کانفرنس پشاور

پشاور (خصوصی رپورٹ) ۷/ستمبر کو آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کو پاکستان کی قومی اسمبلی کے متفقہ آئینی فیصلے کے مطابق غیر مسلم قرار دینے کی وجہ سے یہ دن تاریخی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ ہر سال شمع ختم نبوت کے پروانے ۷/ستمبر کے دن کو نہایت ہی جوش و خروش اور پوری عقیدت کے ساتھ مناتے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت الحاج مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالی کے اعلان و ہدایت پر ملک بھر کے دوسرے حصوں کی طرح پشاور میں بھی حسب سابق ۳۴واں یومِ تحفظ ختم نبوت، پشاور کے مرکزی بازار قصہ خوانی چوک ختم نبوت میں بعداز نماز تراویح نہایت شاندار طریقہ سے ایک جلسہ عام کی صورت میں منایا گیا، جلسہ گاہ کو اکابرین علماء کرام اور مشائخ عظام کے اقوال پر مشتمل بینروں سے سجایا گیا تھا، اسٹیج پر علماء کرام اور معززین کے لئے نشست کا انتظام تھا، علماء کرام کی بہت زیادہ تعداد کے باعث اسٹیج کے آگے قالین بچھا دیئے گئے تھے، شرکاء جلسہ کے لئے حد نگاہ تک کرسیاں موجود تھیں، اس کے باوجود ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں نے نہایت ہی اطمینان سے کھڑے ہو کر علماء کرام کے خطاب کو سنا۔

اس عظیم الشان جلسہ کی صدارت استاذ العلماء شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد حضرت الحاج مولانا سید قمر مدظلہ نے فرمائی، جناب قاری رفیع الدین قاسمی اور نوشہرو فیروز کے قاری فہیم الحق کی تلاوت قرآن حکیم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا، تلاوت کے بعد جناب احسان قدیر نے شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی کا ترانہ ”ختم نبوت زندہ باد“ اپنے مخصوص لہجہ میں پڑھا، جلسہ گاہ میں ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں کی گونج نے ایک عجیب سماں پیدا کر دیا تھا، بعد میں سرگودھا سے آئے ہوئے نعت خواں محمد وسیم نے دل کی گہرائیوں میں اترنے والے انداز میں نعت پیش کی، سرگودھا کے شیخ الحدیث حضرت مولانا نور محمد مدظلہ نے قرآن حکیم اور احادیث نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ صدیق اکبرؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد کا اعلان فرما کر امت مسلمہ کو یہ پیغام دیا کہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کے لئے اگر ضرورت پڑے تو اصحاب رسول کی طرح شہدائے جنگ یمامہ میں شہید بارہ سو جاں نثاروں کی سنت پر عمل کرتے ہوئے پرچم ختم نبوت کو سربلند رکھنے کی خاطر کسی بھی بڑی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ شفاعت کے لئے یہ سب سے سستا سودا ہے، مولانا نے کہا کہ صدیق اکبرؓ کی اس سنت کو ہر دور میں کذاب مدعیان نبوت کے خلاف قربانیاں دے کر زندہ رکھا۔ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحاریک تحفظ ختم نبوت، پاکستان کی تاریخ کا ایک ایسا سنہری باب ہے جس پر مسلمانوں کی آنے والی نسلیں بھی فخر کریں گی، آج عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ عظیم جلسہ اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ تمام مکاتب فکر اور تمام سیاسی نظریات کے اختلافات کے باوجود عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر مسلمان ایک سیسہ پلائی دیوار کی طرح متحد ہیں اور مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کی کفریہ اور ارتدادی سرگرمیوں کے خلاف دنیا بھر میں تبلیغی جدوجہد کے لئے میدان عمل میں موجود ہیں۔ مولانا نے مجلس کے قائدین اور کارکنوں اور مرکزی قیادت کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اہل اسلام کی طرف سے مکمل اور غیر مشروط تعاون کا یقین دلایا، مولانا کے فاضلانہ خطاب کے بعد کرسی صدارت کی طرف سے پشاور کے مشہور عالم دین فاضل نوجوان حضرت مولانا سمیع اللہ جان فاروقی نے قراردادیں پیش کیں جس کی تائید جلسہ گاہ میں موجود شمع ختم نبوت کے پروانوں نے اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد اور قادیانیت نوازوں پر لعنت بے شمار کے فلک شگاف نعروں سے کی۔

اس جلسہ عام کے آخری مقرر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اطلاعات حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی تھے، طوفانی صاحب نے خطبہ مسنونہ کے بعد پشاور مجلس کے جملہ رفقاء کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی قیادت میں پشاور مجلس کی کارکردگی اور تبلیغی مساعی کے تذکرے مجلس مرکزیہ کے جملہ اکابرین خصوصی طور پر وقتاً فوقتاً کرتے رہتے ہیں، آج اس جلسہ عام اور اس کے انتظام کو آنکھوں سے

دیکھ کر مجھے یقین ہوگیا کہ انشاء اللہ محشر کے میدان میں ہم سب کا مجلس پشاور کی اس جدوجہد کے صدقہ میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثاروں کے ساتھ انجام خیر ہوگا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ طوفانی صاحب کا انداز بیان کچھ اس طرح کا تھا کہ جلسہ گاہ میں موجود علماء کرام اور عوام کی ہر آنکھ پُرنم تھی، انہوں نے کہا کہ میرے نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کی نبوت قیامت تک آنے والوں کے لئے، آپ کی محبت ہمارے مسلمانوں کے ایمان کا اہم حصہ ہے، آپ کی عزت اور ناموس وختم نبوت کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اور جو بدبخت آپ کے تاج ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی ناپاک جسارت کرتے ہیں، ان کا تعاقب کیا جارہا ہے اور کیا جاتا رہے گا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانی سازشوں سے باخبر رکھنے اور اہل اسلام کو متحد کرنے کے لئے متحدہ پلیٹ فارم ہے، قادیانیت کا وجود نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لئے خطرے کی نشانی ہے، پاکستان کے کلیدی عہدوں پر ان کا تقرر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی ہے، قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام کا متفقہ شرعی فتویٰ ہے ملک کو دولخت کرنے میں مرزا آنجہانی کے پوتے ایم ایم احمد قادیانی کا کردار اتنا واضح ہے کہ اس پر مزید کسی تبصرے کی گنجائش ہی نہیں، تقسیم ملک کے وقت بونڈری کمیشن میں پاکستان کی وکالت بدنام زمانہ قادیانی سرظفر اللہ خان نے کی اس کمیشن کے سامنے قادیانیوں نے اپنا علیحدہ میمورنڈم پیش کرکے ضلع گورداسپور کی مسلم اکثریت کو اقلیت کی حیثیت بنا کر ہندوستان کو کشمیر کا راستہ دیا، آج اس سازش کی وجہ سے پنجاب کے دریاؤں کے پانی پر بھارت کا قبضہ ہے، جس سے بھارت کسی بھی وقت پاکستان کی معیشت کو تباہ کرسکتا ہے، ہمارے حکمران خواب خرگوش میں ہیں، ان کی یہ غفلت ملک وملت کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے پاکستان کی حفاظت اور اس کی بقا کی خاطر ہر پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں کی کڑی نگرانی کریں۔

مولانا نے زور دے کر کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد ہر قسم کا مدعی نبوت کذاب، دجال اور اس کے پیروکار اسلامی شریعت اور پاکستان کے آئین کے مطابق غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مولانا نے کانفرنس میں ہزاروں کے مجمع سے وعدہ لیا کہ وہ آقاو مدنی کے تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے کمربستہ ہوکر مجلس کے پروگرام تبلیغی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیں گے، سارے شرکاء نے ہاتھ اٹھا کر ختم نبوت کے تحفظ کا حلف اٹھایا، پنڈال میں پورے جوش کے نعرے لگے۔ کانفرنس کا اختتام مولانا طوفانی کی دعا پر ہوا۔

قراردادیں:

۱:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پشاور کا یہ عظیم الشان اجتماع تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کے قائدین، کارکنوں اور شہداء کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہے، جن کی لازوال قربانیوں اور بے مثال جدوجہد کے ثمرہ میں ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اسی مشن کے طفیل ۱۹۸۴ء میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا۔

۲:...... یہ اجتماع موجودہ دور حکومت میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور ملک وملت کے خلاف سازشوں کی بھرپور مذمت اور حکومتی بے حسی اور سرپرستانہ رویے پر تشویش کا اظہار کرتا ہے، یہ اجلاس حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کی سرپرستی کرکے شمع رسالت کے پروانوں کی دل آزاری نہ کی جائے اور قادیانیوں کو تمام حساس اور کلیدی آسامیوں سے ہٹا کر امتناع قادیانیت آرڈیننس ۱۹۸۴ء کا پابند بنایا جائے۔

۳:...... یہ اجتماع وطن عزیز کے مختلف حصوں میں بے گناہ مسلمانوں پر ملکی اداروں اور غیر ملکی قوتوں کی ظالمانہ بمباری اور قتل عام کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اپنی ہی عوام کو اس بے دردی سے قتل کرنے کی بجائے ان کو تحفظ فراہم کرے اور غیر ملکی فوجوں کی دخل اندازی سے اپنی سرحدات کو محفوظ بنائے۔

۴:...... یہ اجتماع موجودہ حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ سابقہ پرویزی حکومت کی غیر آبرومندانہ اور کفر نواز پالیسیوں کو تبدیل کرکے وطن

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

عزیز کی آبرو بحال کی جائے۔

۵۔ یہ اجتماع واضح کرنا چاہتا ہے کہ بشمول پاکستان دنیا کے کسی بھی حصہ میں ہونے والی دہشت گردی سے علماء اسلام کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ ایک سازش کے تحت بعض علماء اسلام کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کیا جا رہا ہے، بلکہ مرکزی حکومت صرف تماشا دیکھتی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد جمیل خان، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا حسن جان شہید اور دیگر علماء کے قاتلوں کا آج تک کوئی سراغ نہیں لگایا گیا یہ سب دین دشمن پالیسی کا ثبوت ہے۔

۶۔ یہ اجتماع وطن عزیز، کشمیر، افغانستان، فلسطین، لیبیا، عراق اور دیگر مسلم ممالک کے سلسلہ میں امریکہ اور یورپی ممالک کے دوغلے کردار کی سخت مذمت کرتا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں سے عملی اظہار یکجہتی کرتا ہے۔

۷۔ مسلمانان عالم تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی عزت و احترام اور ان سے محبت و عقیدت کو اپنے ایمان کا حصہ جانتے ہیں اور خاص طور پر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کا تحفظ اپنا فرض سمجھتے ہیں اور ایسے کسی بدباطن اور دریدہ دہن کو برداشت نہیں کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے، مگر افسوس کہ برطانیہ جیسے سیکولر ملک نے ملعون رشدی جیسے دریدہ دہن کی ہفوات پر اسے ”سر“ کا خطاب دے کر امت مسلمہ کی دل آزاری کی ہے۔ ہم اس اجتماع کی وساطت سے حکومت برطانیہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ مسلمانوں کے جذبات کا احساس و احترام کرتے ہوئے ملعون رشدی سے ”سر“ کا خطاب واپس لے اور اس کو برطانیہ سے ملک بدر کرے۔

۸۔ یہ اجتماع پاکستان میں اکثر این جی اوز کی اسلام کے خلاف قادیانیت کی حمایت، عیسائیت اور عیسائیت کے پرچار اور امدادی کاموں کی آڑ میں اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ جو این جی اوز اس گھناؤنے کام میں مشغول ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔

۹۔ یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے اپیل کرتا ہے کہ دنیائے کفر کے مذموم عزائم کے سامنے سینہ سپر ہو جائیں اور ان نام نہاد مسلمان کہلانے والے طبقہ کی بھرپور مذمت کرتا ہے جو کہ غیر کی امداد پر ائمہ اربعہ، خصوصاً امام اعظم (ابوحنیفہ) اور اہل سنت والجماعت کے خلاف ایک گہری خطرناک سازش کے ذریعے ملک میں انتشار پیدا کر کے دشمنان اسلام کی تقویت کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

۱۰۔ یہ اجتماع جملہ اہل اسلام سے مطالبہ کرتا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ہر میدان میں ساتھ دیں۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ: زین ارا یونیو، نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک ”جی“ برکات حیدری، ناظم آباد کراچی
فون 021-6646888-021-6647655، فیکس: 0921-21-5671503
Email:jabbarcarpet@cyber.net.pk

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت سے تعاون

# شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں

شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

**عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت**

کو دیجیے

اپیل کنندگان

**مولانا خواجہ خان محمد**

امیر مرکزیہ

**مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر**

نائب امیر مرکزیہ

**مولانا عزیز الرحمٰن**

ناظم اعلیٰ

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 45141522-4583486 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔